خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ

الفضل ربوہ

ایڈیٹر: نسیم سیفی

CPL 61

☎ 213029

جلد 48-83 نمبر 34 | جمعہ 14 شوال 1418ھ 13 تبلیغ 1377ہش 13-فروری 1998ء

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

دنیا میں بھی ہم دیکھتے ہیں کہ جس قدر انسان اعمال صالحہ میں ترقی کرتا ہے اور خدا تعالیٰ کی نافرمانیوں سے بچتا ہے اور سرکشی اور حدود اللہ سے اعتداء کرنے کو چھوڑتا ہے' اسی قدر ایمان اس کا بڑھتا ہے اور ہر جدید عمل صالح پر اس کے اطمینان میں ایک رسوخ اور دل میں ایک قوت آ جاتی ہے۔ خدا کی معرفت میں اسے لذت آنے لگتی ہے اور پھر یہاں تک نوبت پہنچ جاتی ہے کہ (ایمان لانے والے) کے دل میں ایک ایسی کیفیت محبت الٰہی' عشق خداوندی کی' اللہ تعالیٰ ہی کی موہبت اور فیض سے پیدا ہو جاتی ہے کہ اس کا سارا وجود اس محبت اور سرور سے جو اس کا نتیجہ ہوتا ہے' لبالب پیالہ کی طرح بھر جاتا ہے اور انوار الٰہی اس کے دل پر بکلی احاطہ کر لیتے ہیں اور ہر قسم کی ظلمت اور تنگی اور قبض دور کر دیتے ہیں۔ اس حالت میں تمام مصائب اور مشکلات بھی خدا تعالیٰ کی راہ میں ان کے لئے آتی ہیں۔ وہ انہیں ایک لحظہ کے لئے پراگندہ دل اور منقبض خاطر نہیں کر سکتے' بلکہ وہ بجائے خود محسوس اللّذات ہوتے ہیں۔ یہ ایمان کا آخری درجہ ہے۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 572)

ثباتِ قدم کا رازِ ذکر الٰہی اطاعت اور اتحاد میں ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

دعوت الی اللہ کا جہاں تک تعلق ہے اس سلسلے میں بھی دو باتیں میں خاص طور پر ان آیات کے حوالے سے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ اول یہ کہ ثبات قدم کا راز ذکر الٰہی میں ہے اور بسا اوقات بہت سخت دشمن جماعتیں مقابلے پر نکلتی ہیں (۔) باقاعدہ منصوبے بنا کر اپنے ٹولے ساتھ لے کر سامنے آتے ہیں اور بدنیتوں کے ساتھ سامنے آتے ہیں۔ وہ موقع ہے جب کہ بظاہر تلوار (کی سعی) نہیں بھی ہے تب بھی قدم اکھڑنے کا احتمال پیدا ہو جاتا ہے۔ فرمایا' اس وقت اگر تم نے جرأت حاصل کرنی ہے دل کا ثبات حاصل کرنا ہے یہاں قدموں سے زیادہ دل کے ثبات کی بات ہے (۔) تو کثرت سے ذکر الٰہی کرتے رہنا اور ایسا کرو گے تو تم ضرور کامیاب ہو جاؤ گے (۔) تاکہ اس کے نتیجے میں تم کامیاب ہو جاؤ۔ (۔) دوسرا ثبات کا راز اور جمعیت اور طاقت کا راز یہ بیان فرمایا گیا کہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کا دامن نہیں چھوڑنا (۔) اور آپس میں اختلاف نہیں کرنا۔ آپس میں ایک دوسرے سے جھگڑنا نہیں۔ اگر تم ایک دوسرے سے جھگڑو گے اور اختلاف کرو گے اور تمہاری جماعتیں پھٹ جائیں گی (۔) تو نتیجہ یہ نکلے گا کہ دشمن کے مقابل پر بھی تم ضرور بزدلی دکھاؤ گے (۔) اور تمہارے رعب کی جو ہوا بندھی ہوئی ہے وہ جاتی رہے گی۔ (۔) اور صبر کرو صبر سے کام لو۔ یہاں صبر کے دو معنے ہیں دونوں معنوں ہی میں یہاں یہ اطلاق پاتا ہے اول یہ کہ دشمن کے مقابل میں صبر سے کام لو۔ دوسرے ان امور میں صبر سے کام لو جن کے نتیجے میں تم پھٹ جایا کرتے ہو۔ ایک دوسرے سے تعلقات ایسے قائم رکھو کہ اگر کسی طرف سے زیادتی ہو بھی جاتی ہے تب بھی صبر کے نمونے دکھاؤ تاکہ تمہارے آپس کے اختلاف نہ بن جائیں اور وہ اختلاف بڑھ نہ جائیں۔ کیونکہ جہاں الٰہی جماعتوں میں اختلاف پیدا ہو جاتے ہیں وہاں ضرور ان کی طاقت ختم ہو جاتی ہے غیر سے مقابلے کی بجائے وہ آپس میں ایک دوسرے سے مقابلے کرنے لگتے ہیں اور

باقی صفحہ 7 پر

الفضل فورم میں ڈاکٹر عبد الخالق صاحب کا خطاب

مورخہ 10- فروری 1998ء بروز منگل الفضل فورم میں مکرم ڈاکٹر عبد الخالق خالد صاحب میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال نے خطاب کیا اور مدعوئین کے سوالوں کے جوابات دیئے۔

تقریب کے آغاز میں محترم مولانا نسیم سیفی صاحب ایڈیٹر الفضل نے فاضل مقرر کا تعارف کروایا اور فرمایا کہ یہ خدا کے فضل سے ہمارے شہر میں ہر دلعزیز ڈاکٹروں میں شمار ہوتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب موصوف سلسلہ عالیہ احمدیہ کے جید عالم اور بزرگ محترم مولانا غلام باری سیف صاحب کے صاحبزادے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب حال ہی میں امریکہ میں قیام کے بعد تشریف لائے ہیں۔ بعد ازاں محترم ڈاکٹر صاحب نے امریکہ میں طبی علاج کی جدید سہولتوں کے بارے میں خطاب فرمایا اور اس بات پر زور دیا کہ مریضوں کی دیکھ بھال اور توجہ کا جو نظام وہاں قائم ہے وہ ہمارے لئے لائق تقلید ہے۔ انہوں نے جدید مشینوں اور آلات کا تفصیلی تعارف بھی کروایا۔ بعد ازاں جن حاضرین نے سوالات کئے ان کے جوابات دیئے گئے۔ دعا پر یہ معلومات افزا تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

محترم آغا سیف اللہ صاحب منتظم اعلیٰ الفضل فورم نے جملہ انتظامات نہایت عمدگی اور حسن خوبی سے انجام دیئے۔

درخواست دعا

○ مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب دفتر انصار اللہ ربوہ کے چچا زاد بھائی عزیز غلام مصطفیٰ ساکن چاہ بی بی والا ضلع لودھراں دو تین ماہ سے گردوں کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ ڈاکٹروں نے نیا گردہ ڈلوانے کا مشورہ دیا ہے۔ عزیز کی والدہ محترمہ اپنے ایک گردہ کا عطیہ دے رہی ہیں۔ قارئین کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ جملہ مراحل بخیر و خوبی گذار دے' اپریشن کامیاب ہو اور ماں بیٹا دونوں کو لمبی زندگی عطا ہو۔

اعزازات

○ ربوہ کے ایک احمدی نوجوان عزیز مکرم منور لقمان صاحب کو پاکستان کی تیراکی کی ٹیم میں شمولیت کے لئے قومی سوئمنگ ٹریننگ کیمپ میں شامل کر لیا گیا ہے۔ یہ ٹیم کامن ویلتھ گیمز اور ایشین گیمز میں شرکت کرے گی۔ کامن ویلتھ گیمز اس سال ستمبر میں ملائیشیا میں اور ایشین گیمز دسمبر میں بنکاک (تھائی لینڈ) میں ہوں گی۔ عزیز منور لقمان ابن مکرم یوسف ناصر صاحب کا تعلق واپڈا سے ہے۔ عزیز موصوف اس سے قبل پنجاب کی سطح پر اور پھر حال ہی میں قومی سطح پر ستمبر 97ء میں ہونے والی قومی سوئمنگ چیمپئن شپ میں متعدد انعامات حاصل کر چکے ہیں۔ اس کے علاوہ گولڈن جوبلی پاکستان کے موقع پر ایل جی 26 ویں قومی کھیلوں منعقدہ جون 1997ء میں انہوں نے برونز میڈل حاصل کئے۔

احباب سے عزیز کی اعلیٰ کامیابیوں کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

اگر توبہ کے ثمرات چاہتے ہو تو عمل کے ساتھ توبہ کی تکمیل کرو

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

13 تبلیغ 1377 ہش 13 فروری 1998ء

نیکی کا حقیقی ثواب - خدا تعالیٰ کی رضا

اس میں تو کوئی شک نہیں کہ نیکی کا ثواب ملتا ہے اور بدی پر سزا مل سکتی ہے۔ یعنی یہ بھی ہو سکتا ہے کہ معافی مل جائے اور بدی کی سزا نہ ملے۔ لیکن یہ نہیں ہو سکتا کہ نیکی کی جائے اور اس کا ثواب نہ ملے۔ البتہ یہ بات یاد رکھنے والی ہے کہ اگر نیکی کرتے وقت دل میں یہ خیال آئے کہ اس کا ثواب ملے گا اس لئے میں نیکی کر رہا ہوں تو وہ نیکی ہو سکتا ہے کہ نیکی ہی نہ رہے۔ انسان کو غلط راستے پر لگا دے۔ ثواب تو بہر حال ملے گا لیکن کیا نیکی اس لئے کرنی چاہئے کہ اس کا ثواب ملتا ہے۔ اور اگر کسی وقت کوئی ایسی بات ہو جائے کہ ثواب نہ ملے تو کیا نیکی کو چھوڑ دینا چاہئے۔ یہ کسی طرح بھی مناسب نہیں۔ اسی لئے اس بات پر زور دیا جاتا ہے کہ ہم جو بات بھی کرتے ہیں وہ خدا کے لئے کریں۔ ہمارا اصل مقصد یہ ہونا چاہئے کہ ہمارے کام سے خدا خوش ہو جائے۔ خدا خوش ہو کر ثواب دے تو بہت اچھی بات ہے لیکن اگر کسی وقت ثواب نہ بھی دے تو کوئی ایسی بات نہیں۔ کیونکہ نیکی کسی فائدے کے لئے یا ثواب کے لئے نہ کی جائے۔ بلکہ خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے کی جائے۔ اور اگر دیکھا جائے تو خدا تعالیٰ کی رضا سے بڑھ کر ثواب کیا ہو سکتا ہے اس سے زیادہ انسان کو کوئی اجر نہیں مل سکتا کہ خدا اس کا ہو جائے خدا کی رضا اسے حاصل ہو جائے اور یہ لکھا جائے کہ اس نے واقعی خدا کے حکم کی تعمیل کی ہے۔ پس نیکی پر ثواب تو ملتا ہے لیکن ثواب کے لئے نیکی کی جائے تو نیکی نیکی نہیں رہتی۔ یا نیکی اعلیٰ درجے کی نیکی نہیں رہتی۔ اعلیٰ درجے کی نیکی یہ ہے کہ انسان نیکی اس لئے کرے کہ یہ بات خدا تعالیٰ کو پسند ہے وہ اس سے خوش ہوتا ہے ایسا کرنے سے اس کی رضا حاصل ہوتی ہے اور اس کے حکم کی تعمیل ہو جاتی ہے۔

اسی سلسلے میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

"یاد رکھو کسی نیکی کو کبھی اس لئے نہیں کرنا چاہئے کہ اس نیکی کے کرنے پر ثواب یا اجر ملے گا۔ کیونکہ اگر محض اس خیال سے نیکی کی جاوے تو (اللہ تعالیٰ کی رضا چاہنے کے لئے) نہیں ہو سکتی۔ بلکہ اس ثواب کی خاطر ہو گی اور اس سے اندیشہ ہو سکتا ہے کہ وہ کسی وقت اسے چھوڑ بیٹھے۔ مثلاً اگر کوئی شخص ہر روز ہم سے ملنے کو آئے اور ہم اس کو ایک روپیہ دے دیا کریں' تو بجائے خود یہی سمجھے گا کہ میرا جانا صرف روپے کے لئے ہے۔ جس دن سے روپیہ نہ ملے اسی دن سے آنا چھوڑ دے گا۔ غرض یہ ایک قسم کا باریک شرک ہے' اس سے بچنا چاہئے۔ نیکی کو محض اس لئے کرنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ خوش ہو اور اس کی رضا حاصل ہو اور اس کے حکم کی تعمیل ہو۔ قطع نظر اس کے کہ اس پر ثواب ہو یا نہ ہو"۔

اس ارشاد میں جو یہ خطرہ پیش کیا گیا ہے کہ وہ کسی وقت اسے چھوڑ بیٹھے یہ بہت اہم بات ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جس نیکی کا تسلسل نہ ہو وہ نیکی قابل قبول ہی نہیں ہوتی۔ نیکی کا سب سے پہلا اجر تو یہ ہونا چاہئے کہ اس کے بعد وہ پھر نیکی کرنا چاہے۔ لیکن اگر وہ نیکی کرے اور پھر کسی نہ کسی وجہ سے اسے چھوڑ بیٹھے۔ چاہے اس سے بیزار ہو کر یا اس سے غفلت برتتے ہوئے۔ تو پہلی نیکی جو کی گئی تھی وہ بھی بیکار جائے گی۔ نیکی کے تسلسل سے ہی دراصل نیکی معتبر ہوتی ہے۔ اور اگر نیکی چھوڑ دی جائے تو نہ صرف یہ کہ آئندہ نیکی کے کرنے کا موقعہ نہیں ملے گا بلکہ پہلی نیکی بھی ضائع ہو جائے گی۔

پس اس ارشاد میں یہ بات بھی خاص طور پر مد نظر رکھنے والی ہے کہ نیکی چھوڑنی نہیں چاہئے۔ نیکی کو تسلسل زیادہ معتبر بناتا ہے۔ یہ نہیں کہ ایک نیکی کر لی اور سمجھا کہ ہم نے جو کچھ کرنا تھا کر لیا ہے۔ نیکی سے دل میں بشاشت پیدا ہونی چاہئے اور مزید نیکیوں کو کرنا کا ارادہ۔ اگر ایسا نہیں ہے تو وہ نیکی بھی ضائع ہو جائے گی پھر حضرت صاحب نے یہ جو مثال دی ہے کہ کوئی شخص ہمارے پاس آئے اور ہم اسے روپیہ دے دیا کریں یہ بھی نہایت قابل غور ہے۔ نیکی کی جائے تو روپیہ لینے کے لئے نہیں کی جائے یعنی صرف اس لئے کہ روپیہ ملے گا۔ یعنی خدا تعالیٰ کی طرف سے ثواب ملے گا۔ ثواب ملے یا نہ ملے خدا تعالیٰ راضی ہو جائے۔ جیسا کہ ہم نے پہلے کہا ہے کہ دراصل ثواب تو ہے ہی یہ کہ خدا تعالیٰ کسی بات سے خوش ہو جائے اس کی رضا حاصل ہو جائے اور یہ کہا جا سکے کہ اس کے حکم کی تعمیل ہو گئی ہے۔ باقی جو ثواب ملتے ہیں وہ تو بعد کی بات ہے۔ اب پہلی بات کو چھوڑ کر بعد کی بات کی طرف رجوع کرنا یہ تو ویسے ہی مناسب نہیں ہے۔

پس نیکی کے سلسلے میں یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ ثواب تو ملے گا ہی لیکن اگر ثواب نہ بھی ملے تو نیکی کا تسلسل نہیں ٹوٹنا چاہئے۔ نیکی کرتے رہنا چاہئے اور دل میں یہ یقین ہونا چاہئے کہ چونکہ نیکی خدا تعالیٰ کے لئے کی گئی ہے اس لئے خدا تعالیٰ اس سے خوش ہو گا اور اس نیکی سے ہمیں اس کی رضا حاصل ہو گی اور اسی کو حقیقی ثواب سمجھنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

امن و اماں کی صورتِ احوال کیا کہیں
محفوظ جان ہے نہ ہیں اموال کیا کہیں
غربت زدہ بھی تنگ ہیں خوشحال بھی ہیں تنگ
در پیش ہیں ہر ایک کو اشکال کیا کہیں
اچھے بھلے گھروں کے جوانانِ خُوبرو
ابلیس کے بنے ہیں وہ اظلال کیا کہیں

ابو الاقبال

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

واضح ہو کہ اگرچہ یہ سچ بات ہے کہ عقل بھی خدا نے انسان کو ایک چراغ عطا کیا ہے کہ جس کی روشنی اس کو حق اور راستی کی طرف کھینچتی ہے اور کئی طرح کے شکوک اور شبہات سے بچاتی ہے اور انواع و اقسام کے بے بنیاد خیالوں اور بے جا وساوس کو دور کرتی ہے نہایت مفید ہے بہت ضروری ہے بڑی نعمت ہے مگر پھر بھی باوجود ان سب باتوں اور ان تمام صفتوں کے اس میں یہ نقصان ہے کہ صرف وہی اکیلی معرفت حقائق اشیاء میں مرتبہ یقین کامل تک نہیں پہنچا سکتی۔ کیونکہ مرتبہ یقین کامل کا یہ ہے کہ جیسا کہ حقائق اشیاء واقعہ میں موجود ہیں انسان کو بھی ان پر ایسا ہی یقین آ جائے کہ ہاں حقیقت میں موجود ہیں مگر مجرد عقل انسان کو اس اعلیٰ درجہ یقین کا مالک نہیں بنا سکتی۔ کیونکہ غایت درجہ حکم عقل کا یہ ہے کہ وہ کسی شے کے موجود ہونے کی ضرورت کو ثابت کرے۔ جیسا کہ کسی چیز کی نسبت یہ حکم دے کہ اس چیز کا ہونا ضروری ہے یا یہ چیز ہونی چاہئے۔ مگر ایسا حکم ہرگز نہیں دے سکتی کہ واقعہ میں یہ چیز ہے بھی۔ اور یہ پایہ یقین کامل کا کہ علم انسان کا کسی امر کی نسبت ہونا چاہیے کے مرتبہ سے ترقی کر کے ہے کے مرتبہ تک پہنچ جائے تب حاصل ہوتا ہے کہ جب عقل کے ساتھ کوئی دوسرا ایسا رفیق مل جاتا ہے کہ جو اس کی قیاسی وجوہات کو تصدیق کر کے واقعات مشہودہ کا لباس پہناتا ہے۔ یعنی جس امر کی نسبت عقل کہتی ہے کہ ہونا چاہئے وہ رفیق اس امر کی نسبت یہ خبر دے کہ واقعہ میں وہ امر موجود بھی ہے کیونکہ جیسا کہ ہم ابھی بیان کر چکے ہیں عقل صرف ضرورت شئے کو ثابت کرتی ہے خود شئے کو ثابت نہیں کر سکتی۔ اور ظاہر ہے کہ کسی شے کی ضرورت کا ثابت ہونا امر دیگر ہے اور خود اس شئے کا ثابت ہو جانا امر دیگر بہرحال عقل کے لئے ایک رفیق کی حاجت ہوئی کہ تا وہ رفیق عقل کے اس قیاسی اور ناقص قول کا کہ جو ہونا چاہئے کے لفظ سے بولا جاتا ہے مشہودی اور کامل قول سے جو ہے کے لفظ سے تعبیر کیا جاتا ہے جبر نقصان کرے اور واقعات سے جیسا کہ وہ نفس الامر میں واقعہ ہیں آگاہی بخشے۔ سو خدا نے جو بڑا ہی رحیم اور کریم ہے اور انسان کو مراتب قصوئ یقین تک پہنچانا چاہتا ہے اس حاجت کو پوری کیا ہے اور عقل کے لئے کئی رفیق مقرر کر کے راستہ یقین کامل کا اس پر کھول دیا ہے تا نفس انسان کا کہ جس کی ساری سعادت اور نجات یقین کامل پر موقوف ہے اپنی سعادت مطلوبہ سے محروم نہ رہے اور ہونا چاہئے کے نازک اور پُر خطر پل سے کہ عقل نے شکوک اور شبہات کے دریا پر باندھا ہے بہت جلد آگے عبور کر کے ہے کے قصر عالی میں جو دارالامن والاطمینان ہے داخل ہو جائے۔ اور وہ رفیق عقل کے جو اس کے یار و مددگار ہیں ہر مقام اور موقعہ میں الگ الگ ہیں۔

○○○

ارشادات حضرت امام جماعت الثانی

علمی مسائل

بنی اسرائیل جب مصر سے نکل کر کنعان کی طرف آئے تو جس علاقہ میں سے انہیں گذرنا پڑا وہ بہت غیر آباد تھا اور دور دراز فاصلہ پر بعض شہر آباد تھے۔ اب تک یہ علاقہ ایسا ہی ہے اور اب بھی اس علاقہ سے گذرنا کوئی آسان کام نہیں۔ بے شک اس علاقہ میں اب ریل جاری ہو گئی ہے اور سفر میں سہولتیں پیدا ہو گئی ہیں لیکن اس کی غیر آبادی میں اب بھی کوئی فرق نہیں آیا۔ کیونکہ یہ علاقہ آبادی کے قابل زمینوں سے خالی ہے۔ اور بے آب و گیاہ میدانوں پر مشتمل ہے۔ ترکوں نے جنگ عظیم میں بہت کوشش کی کہ کسی طرح مصر میں داخل ہو کر انگلستان اور ہندوستان کے تعلقات قطع کر دیں لیکن پانی کی دقت اور سامان خورد نوش کی کمی کی وجہ سے عقلوں کو حیرت میں ڈال دینے والی قربانی کے باوجود وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو سکے۔ انگریزوں نے بھی شروع میں بہت زور مارا لیکن خشک اور چٹیل میدانوں کی وجہ سے وہ بھی سویز کے راستہ سے فلسطین میں داخل نہ ہو سکے۔ آخر جنرل ایلنبی نے نیل سے پانی لے کر سویز کے اوپر سے نلوں کے ذریعہ سے پانی گذارا اور اس علاقہ کو جو بڑے شہروں کے لئے ناقابل تھا قابل سکونت بنا دیا۔ صلیبی جنگوں کے وقت جب فلسطین اور شام کے محاذ پر یورپ کی تمام اقوام کے منتخب بہادر اس نیت سے ڈیرے ڈالے پڑے تھے کہ (دین حق) کے بڑھنے والے سیلاب کو روک دیں۔ اس وقت بھی دشت سینا مسلمانوں اور مسیحیوں سے راستہ دینے کا ٹیکس لیتا رہا تھا۔ نویں صدی کے آخر اور دسویں صدی کے ابتدائی حصہ میں نہ معلوم کتنے اسلامی اور مسیحی لشکر پانی نہ ملنے اور کھانے کی کمی کے سبب اس دشت میں تباہ ہو گئے تھے۔

پانی کی کمی کے سبب گذرنے والے قافلوں کو لازماً ان چشموں یا تالابوں کے پاس سے گذرنا پڑتا تھا جو کہیں کہیں اس دشت میں پائے جاتے تھے اور اس وجہ سے جو فریق بھی غالب ہوتا تھا' اسے دوسرے فریق کے آدمیوں کو مارنے کا ایک آسان بہانہ مل جاتا تھا۔ کیونکہ تھوڑے سے آدمی ان چشموں یا تالابوں پر مقرر کر دینے سے بھی اس بات کی کافی ضمانت ہوتی تھی کہ حریف کے آدمی نقصان اٹھائے بغیر مصر سے فلسطین کی طرف نہیں جا سکتے۔ چنانچہ اسامہ بن منقذ اپنی کتاب الاعتبار میں لکھتے ہیں کہ الجعفر نامی چشمہ جو مصر اور فلسطین کے درمیان تھا کسی وقت فرنگیوں سے خالی نہیں ہوتا تھا۔ ہمیشہ اس جگہ سے لوگوں کو بچ کر جانا پڑتا تھا۔ ایک دفعہ انہیں سیف الدین ابن سالار وزیر مصر نے شاہ نورالدین کے پاس بھیجا کہ وہ طبریہ پر حملہ کریں تو ہم مصر سے غزہ پر حملہ کر کے فرنگیوں کو وہاں قلعہ بنانے سے روک دیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم الجعفر چشمہ پر پہنچے تو اتفاقاً اس وقت فرنگی وہاں موجود نہ تھے۔ لیکن طے قبیلہ میں سے بنوابی خاندان کے کچھ لوگ وہاں تھے جن کے جسم پر چمڑے کے سوا گوشت کا نام و نشان تک نہ تھا۔ آنکھیں باہر نکلی ہوئی تھیں اور بالکل بدحال ہو رہے تھے وہ کہتے ہیں میں نے ان سے پوچھا تم لوگ یہاں کس طرح گذارہ کرتے ہو۔ انہوں نے جواب دیا کہ مردار کی ہڈیاں ابال کر اس پر گذارہ کرتے ہیں اور کوئی چیز کھانے کی یہاں نہیں ہے۔ ان کے کتے بھی اسی پر گذارہ کرتے تھے۔ ہاں گھوڑے چشمے کے اردگرد کی گھاس پر گذارہ کرتے تھے۔ اسامہ لکھتے ہیں کہ میں نے ان لوگوں سے پوچھا کہ تم لوگ یہاں اس حالت میں کیوں پڑے ہو۔ دمشق کی طرف کیوں نہیں چلے جاتے۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ اس خیال سے کہ وہاں کی وباؤں سے ہمیں نقصان نہ پہنچے۔ اسامہ حیرت کا اظہار کرتے ہیں کہ کیسے بیوقوف لوگ تھے۔ ان کی اس وقت کی حالت سے بڑھ کر وباء کیا نقصان پہنچا سکتی تھی۔

غرض دشت سینا ایک ایسا خطرناک علاقہ ہے کہ بڑی جماعتوں کے لئے بھی بغیر خاص انتظام کے اس میں سے گذرنا مشکل ہے اور اس میں قیام کرنا تو اور بھی مصیبت ہے۔ پھر بنی اسرائیل جن کے بیس سال سے زائد عمر کے نوجوانوں میں سے جنگی خدمت کے قابل مردوں کی تعداد چھ لاکھ سے زیادہ بتائی گئی ہے (یہ تعداد بائیبل کی رو سے ہے ورنہ ہم اس کو صریح غلط سمجھتے ہیں۔ (کلام الٰہی) اس بارہ میں یہ فرماتا ہے کہ (-) وہ ساری قوم اس وقت ہزاروں کی تعداد میں تھی اور (کلام الٰہی کا) بیان ہی عقل کے مطابق اور سچا ہے) اور جو بے سروسامانی کی حالت میں مصر سے بھاگے تھے۔ اس علاقہ میں کس طرح گذرے۔ اور کس طرح اڑتیس سال تک اس علاقہ میں انہوں نے بسر کیا؟ یہ ایک ایسا سوال ہے جو صدیوں سے دنیا کو حیرت میں ڈال رہا ہے۔ بائیبل نے اس کا جواب من کے نزول اور مواب کی چٹان میں بارہ چشموں کے پھوٹنے کے معجزہ سے دیا ہے۔ وہ بتاتی ہے کہ اس مظلوم قوم کی خدا تعالیٰ نے مدد کی اور اپنے فضل سے اس نے ان کے لئے کھانے اور پینے کا سامان مہیا کیا۔ میں اس وقت پانی کی تحقیقات کو چھوڑتا ہوں اور صرف مَن کی تحقیق کی طرف متوجہ ہوتا ہوں۔

بائیبل کا بیان پڑھنے کے بعد طبعاً یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ (1) من کیا چیز تھی؟ (2) کیا اس کا وجود معجزانہ تھا؟ (3) کیا بنی اسرائیل اسے کھا کر ایک طویل مدت تک زندگی بسر کر سکتے تھے۔ پہلے سوال کا جواب دیتے وقت خود بخود یہ سوال بھی پیدا ہوتا تھا کہ اس غذا کو من کا نام بنی اسرائیل نے دیا تھا یا پہلے سے اس کا یہ نام تھا۔ اگر بنی اسرائیل نے اسے اس نام سے پکارا تو کیوں؟ کیا اس غذا کی اندرونی خاصیت کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے خروج باب 16 آیت 15 میں من کا سب سے پہلے ذکر ہے۔ اس میں لکھا ہے۔ کہ بنی اسرائیل ایلیم روانہ ہوئے تو راستہ میں خوراک نہ ملنے کے سبب انہوں نے شور مچایا۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے ان سے گوشت اور روٹی کا وعدہ کیا۔ شام کو بے شمار بٹیر جنگل میں آ گئے۔ جنہیں پکڑ کر انہوں نے گوشت کھایا۔ اور صبح کے وقت ایک چیز زمین پر پڑی ملی جو چھوٹی چھوٹی سفید رنگ کی تھی۔ جسے دیکھ کر بنی اسرائیل آپس میں کہنے لگے "من" کیونکہ وہ نہیں جانتے تھے کہ وہ کیا ہے۔ (عربی میں من کے معنے کون کے ہیں۔ پس درحقیقت یہ بھی عربی لفظ ہے جو عبرانی نے استعمال کر لیا ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ عربی میں مَن جاندار کے لئے بولا جاتا ہے غیر جاندار کے لئے نہیں۔ مگر معلوم ہوتا ہے عبرانی میں یہ لفظ بے جان کے لئے بھی استعمال ہونے لگ گیا تھا) تب موسیٰؑ نے ان سے کہا۔ یہ وہی روٹی ہے جو خدا نے کھانے کو تم کو دی ہے (خروج باب 16 آیت 15)

اس (-) بنا پر بعض لوگوں نے یہ خیال کیا ہے کہ من کا لفظ اس جگہ بطور استفہام استعمال ہوا ہے۔ اور اس کے معنے یہ ہیں کہ کیا چیز ہے' بعد میں یہ لفظ نام کے طور پر بنی اسرائیل میں استعمال ہونے لگا۔ چنانچہ اسی بات کو آیت 31 میں لکھا ہے۔

"اور بنی اسرائیل نے اس کا نام من رکھا۔"

بعض محققین جارج ایبرز کی اتباع میں اس تشریح کو غلط سمجھتے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ لفظوں کی مشابہت سے مغالطہ ہو گیا ہے۔ اصل میں یہ لف "منو" ہے اور قبطی زبان کا لفظ ہے اور اس کے معنے قبطی زبان میں کھانے کے ہیں۔ اس لئے بنی اسرائیل نے من سوال اور استفہام کے طور پر نہیں کیا بلکہ چونکہ خدا تعالیٰ نے کہا تھا کہ یہ موعودہ روٹی ہے انہوں نے اس کا نام منا (یعنی خوراک) رکھ دیا۔ کیونکہ اس کا کوئی اور نام انہیں معلوم نہ تھا۔ ان کا خیال ہے کہ من استفہامیہ کا استعمال ارمیک زبان میں نہیں اور قابل تعجب امر ہے کہ اس مفہوم میں جس میں ارمیک زبان کا کوئی اور لفظ استعمال نہیں ہوا یہ لفظ مستعمل ہو جاتا۔ مگر مسٹر فیلڈ نے اس حیرت کو بائیبل کے ایک قدیم یونانی نسخہ سے دور کرنے کی کوشش کی ہے۔ نیز اس نسخہ میں خروج باب 16 آیت 15 کے الفاظ من خوراک کے معنوں میں درست ثابت ہوتا ہے۔ اور استفہام کے الفاظ کا علیحدہ موجود ہونا ثابت کر دیتا ہے کہ من کا لفظ اس جگہ استفہام کے طور پر استعمال نہیں ہوا تھا۔

ایک اچھی بات

اگر انسان اپنی زندگی پر غور کرے تو اسے نہایت آسانی سے معلوم ہو جائے گا کہ وہ تھوڑے ہی دنوں کے لئے دنیا میں آیا ہوا ہے اور جتنے دنوں کے لئے آیا ہوا ہے اس میں سے بھی کچھ گزر چکے ہیں۔ پس ہربات اور ہر کام جو ہم کریں وہ اس نیت سے ہونا چاہئے کہ شائد یہ بات اور یہ کام ہماری زندگی کا آخری ہو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولانا محمد صدیق لائبریرین- خلافت لائبریری ربوہ

رواداری

خالق دو جہاں نے اپنی بے پایاں رحمت سے زمین و آسمان کو پیدا کیا اور ان میں پہاڑ' دریا' سمندر بنائے اور طرح طرح کے پھلدار درختوں کے باغات جو اپنے اپنے موسم میں رنگا رنگ کے پھلوں سے لدے جاتے ہیں اور پھر حضرت انسان کو پیدا فرمایا اور اپنے انبیاء کو ان کی ہدایت اور راہنمائی کے لئے مبعوث فرماتا رہتا ہے اور اپنی ہدایات کتب سماویہ کے ذریعہ مخلوق کی راہنمائی کے لئے دیتا رہا۔ اس نے انسان کو پیدا کیا اور آپس میں پیار اور محبت سے بھائی بھائی بن کر رہنے کی تلقین فرمائی اپنی مخلوق پر ہر قسم کے ظلم اور تعدی اور ان کے حقوق کی پامالی سے بچنے کی نصیحت بار بار فرمائی نیز یہ فرمایا کہ تم سب آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو۔ ایک دوسرے کی برائی نہ کریں اور نہ ہی اپنے دوسرے بھائی کو ذلیل و رسوا کرنے کی کوشش کریں اور نہ اپنے آپ کو دوسروں سے بڑا بنائیں۔

نیز ہر ایک کو نیکی اور بدی کی پہچان کا مادہ عطا فرمایا اور اپنے لئے جو عقیدہ اور مذہب خود پسند کرے اسے اپنی پسند کا طریق مذہب اور عقیدہ اپنانے کی کھلی اجازت دی پھر جتنے انبیاء و صلحاء دنیا میں مبعوث ہوئے سبھی نے یہی سنہری تعلیم دی کہ باہمی محبت و اتفاق اور پیار کا ایک دوسرے کے ساتھ سلوک کریں کسی کے معبود کو برا نہ کہیں دوسرے کے جذبات کو اشتعال میں لانے کی ہرگز ہرگز سعی نہ کریں لیکن ہماری شامت اعمال ہے کہ ہم میں سے اکثر اپنی بڑائی اور کثرت کے گھمنڈ میں اپنے سے اختلاف رکھنے والوں کو خواہ مذہب اور عقیدہ کا اختلاف ہو یا لین دین اور ذاتی تعلقات میں کوئی نقص واقع ہو جائے ایک دوسرے کو برداشت کا مادہ اکثریت سے جاتا رہا ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ آج کل نہ صرف ہمارے وطن عزیز کے باسیوں میں بلکہ دنیا کے تمام اطراف میں ہر طرف فساد ایک دوسرے کو نقصان جانی و مالی پہنچانے اور ذلیل و خوار کرنے کی رو چلی ہوئی ہے اور رواداری کی جو تعلیم اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کے ذریعہ دی گئی اس کی صریحاً خلاف ورزی کی جا رہی ہے۔

نہ صرف والیان ریاست بلکہ رعایا کے سب طبقے بھی ایک دوسرے کو نیچا دکھانے اور زیردست لانے کی سوچ و فکر میں شب و روز غلطاں ہیں چنانچہ موقر روزنامہ جنگ لاہور نے اپنی اشاعت 8۔ اگست 1997ء میں ملک میں دہشت گردوں کی تفصیل کچھ یوں بیان کی ہے۔

"97ء میں دہشت گردی 450 فیصد زیادہ ہو گئی لاہور میں دہشت گردی کی 34 وارداتوں میں 73 افراد مارے گئے۔

فیصل آباد میں 19 وارداتوں میں 37 افراد مارے گئے۔

1993ء میں 28 افراد' 1994ء میں 62 افراد' 1995ء میں 59 افراد اور 1996ء میں 190 افراد ہلاک ہوئے' لاہور میں 34 وارداتوں میں سے 6 اور ملتان میں 15 وارداتوں میں سے تین مقدمات عدالتوں میں پیش کئے گئے۔

گوجرانوالہ میں ایک' بہاولپور میں 8 کیسوں میں سے 2۔ اور فیصل آباد میں 19۔ کیسوں میں سے 18۔ کیس زیر تفتیش ہیں اس خبر کا متن یہ ہے۔

رواں عشرہ میں فرقہ واریت کی وارداتوں میں خوفناک حد تک اضافہ ہوا۔"

جس سے ظاہر ہے کہ ہمارے اپنے ملک کی زمام حکومت جن لوگوں کے ہاتھ میں ہے انہیں صرف اپنی انا کی فکر ہے رعایا کی بہبودی اور ان کے اموال و جان کی حفاظت اگلی نسل کی تعلیم و تربیت اور ملک کی اقتصادی حالت کو مضبوط بنانے کی ذرہ بھر فکر اور پرواہ نہیں۔ ان کو اور کچھ نہیں تو اپنے سلف صالحین کی روش سے ہی سبق سیکھنا چاہئے کہ انہوں نے کیسے اپنی رعایا میں رواداری' باہمی بھائی چارہ اور اخوت کے لئے اپنے لوگوں کو نصیحت کی۔ چنانچہ مثال کے طور پر اس وقت میں بابر بادشاہ کی اس وصیت کو پیش کرتا ہوں جو انہوں نے اپنے بیٹے کے لئے لکھی اور جو تقسیم ملک سے قبل نواب صدیق حسن خان صاحب والئے بھوپال کی حمیدیہ لائبریری میں محفوظ تھی تاکہ ہمارے حاکموں اور حکومت کے اہل کاروں کو رواداری کے اس سنہری اصول سے آگاہی ہو سکے جو بابر نے اپنے بیٹے ولی عہد کے لئے لکھی اس کا اردو ترجمہ یہ ہے۔

سب تعریف خدا کے لئے ہے ظہیر الدین محمد بابر بادشاہ غازی کا خفیہ وصیت نامہ شہزادہ نصیر الدین محمد ہمایوں کے نام خدا اس کی عمر میں ترقی دے! سلطنت کے استحکام کے لئے یہ لکھا گیا۔ میرے بیٹے! ہندوستان کی سلطنت مختلف عقیدت مندوں سے پر ہے خدا کی ثناء ہے جو سچا ہے شاندار ہے اور زبردست طاقت والا ہے کہ اس نے تجھ کو سلطنت دی ہے اس لئے تمہیں مناسب ہے کہ اپنے دل کو تمام تعصبات سے پاک کر کے ہر ملت کو اس کی شرع کے مطابق انصاف تقسیم کرو اور خصوصاً گائے کی قربانی سے پرہیز کرو کیونکہ اس طریق سے ہندوستانیوں کے دلوں کو رام کر سکتے ہو اور رعایا تمہارے شاہی انعام سے متاثر ہو کر تمہاری گرویدہ ہو جائے گی مندر اور ہر قوم کے عبادت خانے جو شاہی اختیار میں ہوں تم ان کو نقصان نہ پہنچانا تقسیم انصاف اس طرح کرو کہ بادشاہ رعایا سے خوش اور رعایا بادشاہ سے راضی رہے اسلام کی ترقی براہ نرمی بہتر ہے بمقابلہ شمشیر ظلم و ستم کے۔ شیعہ اور سنی کے اختلاف کو نظر انداز کرنا کیونکہ وہاں اسلام کی کمزوری ظاہر ہوتی ہے مختلف عقائد کی رعایا کو اس طرح جمع کرو جیسے چار عناصر جمع ہوتے ہیں تاکہ سیاسی مجلس آزاروں سے آزاد رہے اور حضرت تیمور کے کارناموں کو یاد رکھنا تاکہ تم امور سلطنت میں پختکار ہو جاؤ اور ہمارے اوپر بھی سمجھا دینے کا فرض ہے۔

باقی صفحہ 6 پر

شیخ خورشید احمد- کینیڈا

محترم مولوی مبارک احمد خان صاحب ایمن آبادی

آج سے پینتالیس سال قبل کا ایک واقعہ عرض کرتا ہوں جو میرے ایک محسن سے تعلق رکھتا ہے اور میرے لئے ناقابل فراموش ہے ان دنوں روزنامہ الفضل لاہور سے شائع ہوا کرتا تھا اس کا دفتر نمبر 3 میکلیگن روڈ (عقب جنرل پوسٹ آفس) میں واقع تھا خاکسار بطور اسسٹنٹ ایڈیٹر اخبار کے ایڈیٹوریل سٹاف میں شامل تھا اور میری رہائش فیروزپور روڈ (اچھرہ) کی ایک قدیم عمارت معراج بلڈنگ میں تھی جہاں ایک احمدی دوست کے مکان کا ایک حصہ کرایہ پر لیا ہوا تھا ابھی چند ماہ ہی وہاں رہائش پر گزرے تھے کہ اس احمدی دوست نے ایک دن شام کو مجھے بلا کر کہا کہ مکان کے جس حصے میں میری رہائش ہے اس کی اب انہیں ضرورت ہے اس لئے مجھے جلد کسی اور جگہ اپنی رہائش کا انتظام کر لینا چاہئے! ظاہر ہے کہ بہت پریشانی ہوئی۔ ہم دونوں میاں بیوی دعاؤں میں مصروف ہو گئے کیونکہ بظاہر جلد کسی متبادل انتظام کا کوئی امکان نظر نہیں آتا تھا۔ مگر اگلے ہی دن صبح کی ڈاک میں مجھے ایک پوسٹ کارڈ موصول ہوا جو کہ مکرم مولوی مبارک احمد خان صاحب ایمن آبادی کا تھا جو کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے ایک رفیق حضرت خانصاحب حکیم عبدالعزیز صاحب کے فرزند تھے اور طبیہ عجائب گھر کے مالک اور اخبار "رفتار زمانہ" لاہور کے ایڈیٹر تھے اس خط میں انہوں نے لکھا تھا کہ میں ایک ضروری کام کے لئے جس کا آپ سے تعلق ہے ایک دو روز کے لئے ایمن آباد (ضلع گوجرانوالہ) سے لاہور آ رہا ہوں آپ میرے مکان "ماتھر بلڈنگ" لوئر مال روڈ (بیرون بھاٹی دروازہ) میں آکر مجھے مل لیں۔ چنانچہ اس روز میں ان سے ملنے گیا وہ فرمانے لگے کہ میرے اس مکان کی اوپر کی منزل خالی ہے میرے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی ہے کہ میں یہ مکان آپ کو دے دوں لہٰذا آپ جلد سے جلد اس مکان میں منتقل ہو جائیں یہ کہہ کر انہوں نے اس مکان کی چابی میرے حوالہ کر دی۔ میں نے مکان کا کرایہ دریافت کیا تو کہنے لگے کہ کرایہ کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا! میرا دل اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء سے بھر گیا کہ کس طرح اس نے چند گھنٹوں کے اندر محض اپنے فضل سے اپنے ایک نیک بندے کے ذریعے ہماری پریشانی کو دور کر دیا۔ چنانچہ اسی روز شام کو ہم ان کے مکان میں منتقل ہو گئے۔ یہ مکان اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر لحاظ سے ہمارے لئے بہت ہی موزوں اور مناسب تھا۔ دفتر الفضل بھی اس کے بالکل قریب تھا اور میرے والدین بھی بالکل قریب ہی اندرون بھاٹی دروازہ میں رہائش پذیر تھے۔ جب فیروزپور روڈ والا مکان ہم چھوڑنے لگے تو وہ احمدی دوست بھی بہت حیران ہوئے کہ آپ نے چند گھنٹے کے اندر اندر کس طرح یہ انتظام کر لیا!

انہی مولوی مبارک احمد خانصاحب نے (اللہ تعالیٰ جنت میں انہیں بلند درجات عطا فرمائے) ایک اور موقع پر بھی خاکسار کی مدد فرمائی۔ اس وقت میری ماہانہ تنخواہ صرف اسی روپے ماہوار تھی اکتوبر 1951ء میں جب میری شادی ہو گئی تو اخراجات میں مزید اضافہ ہو گیا مگر عین انہی ایام میں مولوی مبارک احمد خان صاحب ایمن آبادی نے بغیر میری کسی درخواست یا تحریک کے از خود ہی میرے لئے معقول معاوضہ پر ایک ٹیوشن کا انتظام کر دیا۔ پھر جب ہمارے ہاں پہلا بچہ (عزیز لئیق احمد خورشید معاون جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ کینیڈا) پیدا ہوا تو میرے لئے انہوں نے ایک اور ٹیوشن کا انتظام کر دیا اس طرح جوں جوں اخراجات بڑھتے رہے اللہ تعالیٰ اپنے اس نیک بندے کے ذریعہ معجزانہ رنگ میں میری مدد فرماتا رہا۔ درحقیقت سلسلہ حقہ احمدیہ کی خدمت کرنے والے سبھی کارکنوں سے اللہ تعالیٰ ایسا ہی سلوک فرماتا ہے۔ اے آزمانے والے یہ نسخہ بھی آزما!

اس موقع پر خاکسار بغرض دعا محترم ملک مبارک احمد خانصاحب ایمن آبادی کے چند نمایاں اوصاف کا ذکر بھی کرنا چاہتا ہے۔ وہ طبیہ عجائب گھر کے مالک تھے مگر ان کا دواخانہ خلق خدا کی بے لوث خدمت کے لئے وقف تھا بالخصوص سلسلہ احمدیہ کے کارکنوں اور خدام کو تو وہ ہر قسم کی قیمتی سے قیمتی ادویات بلا معاوضہ از خود بھیجتے رہتے تھے اور اس میں وہ خاص خوشی محسوس کرتے تھے۔ اس کے علاوہ صحافت سے بھی انہیں گہرا لگاؤ تھا اور اس میدان میں بھی وہ سلسلہ کی خدمت کرنے کے لئے کوشاں رہتے تھے چنانچہ پہلے اپنی نوجوانی کے زمانہ میں "عبرت" کے نام سے اخبار نکالتے رہے اور پھر قیام پاکستان کے بعد سے لاہور سے "رفتار زمانہ" کے نام سے اخبار جاری کیا جو آپ کی وفات تک جاری رہا اور سالہا سال تک سلسلہ احمدیہ کے مفاد کے لئے کام کرتا رہا دعوت الی اللہ اور نوجوان نفسیات کو سمجھتے ہوئے حکمت کے ساتھ تربیت کا بھی انہیں خاص سلیقہ اور ملکہ حاصل تھا چنانچہ کئی ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ اور معزز گھرانوں کے سعید الفطرت نوجوان ان کے ذریعے قبول حق سے مشرف ہوئے اور ان کی زندگیوں میں ایک پاک تبدیلی پیدا ہوئی جس نے ان کی کایا پلٹ دی۔

انہی نوجوانوں میں سے ایک چوہدری محمد مالک خان تسنیم بی اے متعلم لاء کالج لاہور تھے جو آپ کے ذریعہ احمدی ہوئے۔ آپ انہیں تربیتی خطوط لکھتے رہے ان کا اتنا گہرا اثر ان پر ہوا کہ انہوں نے اپنے ایک خط میں آپ کو لکھا کہ۔

"پیارے مولوی صاحب! میرے وہ مولوی جو سحر انگیز خط سے مجھے کچھ عرصہ کے لئے ایک نئی دنیا میں پہنچا دیتا ہے۔ آپ مجھے ہمیشہ ہی ایسے خط لکھتے رہیں تاکہ میرے ڈگمگاتے ہوئے قدم سنبھلتے رہیں اور میں گرنے سے بچ جاؤں۔ مجھے ہمیشہ ہی للہ ایسی پند و نصائح کرتے رہیں جو روح افزا ہوں جو ایک نئی تڑپ اور خوش کن بے چینی پیدا کر دیں

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگاں

محمد ارشد قریشی

محترم نصیر احمد طارق صاحب

لاریب یہ دنیا ایک سرا ہے اور ہر شخص اپنی اپنی حیات مستعار کے دن گزار کر اس سرائے فانی سے ایک نہ ایک دن گزر جائیگا اور اپنے عزیز رشتہ داروں اور سب دوست احباب کو سوگوار چھوڑ کر اپنے مولیٰ حقیقی کے حضور حاضر ہو جائیگا۔ حضرت بانی سلسلہ کیا سچ فرماتے ہیں۔

دنیا بھی اک سرا ہے بچھڑے گا جو ملا ہے
گر سو برس رہا ہے آخر کو پھر جدا ہے

بچھڑنے والے کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں کہ ان کی یاد ان کے اوصاف حمیدہ اور خصائل پسندیدہ کے باعث ایک لمبے عرصہ تک دلوں میں مستحضر اور تازہ رہتی ہے۔ ایسے ہی لوگوں میں سے ایک ہمارے نہایت پیارے دوست نصیر احمد طارق صاحب آف اسلام آباد تھے جو مورخہ 94-1-31 کو مظفر آباد آزاد کشمیر میں بعمر 50 سال داعی اجل کو لبیک کہتے ہوئے اپنے مولیٰ حقیقی سے جاملے۔ اور بوجہ موصی ہونے کے بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہوئے۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

آپ نے اپنی جان جان آفریں کے سپرد ایسے مبارک لمحات میں کی جبکہ آپ آخر شب کی عبادت میں رب العزت کے حضور تنہا آہ و بکاہ میں مشغول تھے۔ بوقت وفات آپ کے اہل و عیال میں سے جو سب اسلام آباد جاچکے تھے کوئی بھی پاس موجود نہ تھا۔ شاید آپ پر شدید دل کا حملہ ہوا تھا جو جان لیوا ثابت ہوا۔

موصوف مکرم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب ہومیو (وفات یافتہ) دارالعلوم ربوہ کے چشم و چراغ تھے جن کا آبائی وطن مشرقی پنجاب میں علاقہ رہتک حصار تھا اور جو وہاں کے راجپوتوں میں سے تھے۔ رشتہ دامادی کے لحاظ سے موصوف کا تعلق سلسلہ کے معروف عالم دین مولانا ابوالبشارت عبدالغفور صاحب (وفات یافتہ) سے تھا۔

خاکسار سے آپ کا ابتدائی تعلق 1974ء کے پر آشوب ایام میں اسلام آباد میں ہوا جبکہ آپ نیشنل بنک آف پاکستان کی طرف سے بطور آفیسر مستعار پیپلز فائینس کارپوریشن موجودہ سمال بزنس فائینس کارپوریشن میں اپنے فرائض منصبی ادا کر رہے تھے۔ 1983ء میں آپ کی تبدیلی مظفر آباد ریجنل آفس نیشنل بنک میں ہو گئی اور تب آپ مظفر آباد آتے ہی خاکسار کی قیام گاہ پر چلے آئے۔ میرے لئے آپ جیسے مخلص اور فدائی احمدی کا یہاں آنا طبعاً بجد موجب خوشی و اطمینان ہوا۔ ہم دونوں ایک ہی ادارہ سے منسلک تھے نیز دونوں میں گہری ذہنی و قلبی یکسانیت تھی لہٰذا جلد ہی ہمارے آپس کے روابط اور تعلقات اسقدر ترقی پذیر ہو گئے کہ ہم نوالہ و ہم پیالہ کے مصداق بن گئے۔ بعد میں جب آپ کی فیملی بھی یہیں منتقل ہو گئی تو تب ہم قدرے زیادہ کشادہ اور کھلے مکان میں اکٹھے رہائش پذیر ہو گئے اور اس طرح خاکسار کو موصوف کو قریب سے دیکھنے اور ان کے عمدہ عادات و اطوار کا ذاتی تجربہ حاصل ہوا جو کہ میرے نزدیک یقیناً اس لائق ہے کہ اس کا ذکر خیر اختصاراً قارئین الفضل کے خدمت میں بغرض دعا پیش کیا جائے۔

آپ ایک فدائی، مخلص اور نہایت محبت کرنیوالے احمدی تھے۔ بڑے ہنس مکھ، ملنسار اور ہر ایک سے نہایت خندہ پیشانی سے پیش آیا کرتے۔ عبادات بڑے خشوع خضوع اور والہیت سے ادا کیا کرتے۔ آخر شب کی عبادت میں تو سینہ گریاں و دل بریاں کی کیفیت غالب رہتی اور سجدہ گاہ آنسوؤں سے تر ہو جایا کرتی۔ گویا آپ حضرت بانی سلسلہ کے اس شعر کی جیتی جاگتی تصویر تھے جس میں حضرت بانی سلسلہ فرماتے ہیں۔

عاشقی کی ہے علامت گریہ و دامان دشت
کیا مبارک آنکھ جو تیرے لئے ہو اشکبار

موصوف آئمہ سلسلہ سے گہری عقیدت رکھتے تھے نیز رفقاء حضرت بانی سلسلہ کی نیک اور پاک صحبت سے فیضیاب ہونے کا انہیں بے حد شوق رہتا تھا۔ اکثر حضرت حافظ مختار احمد صاحب شاہجہانپوری اور حضرت مولوی محمد حسین صاحب سبز پگڑی والے کی مجالس میں حاضری کے واقعات سنایا کرتے تھے۔

موصوف ایک بے نفس، منکسر المزاج اور رقیق القلب درویش منش انسان تھے بایں ہمہ دینی محبت اور جماعتی عزت اور غیرت کے اظہار کے موقع پر ہمیشہ سینہ سپر ہو جایا کرتے اور مخالفت کی ہرگز پرواہ نہ کرتے۔ بڑے دلیر اور نڈر واقعہ ہوئے تھے۔ قسّام ازل نے آپ کو ہمدردی و غمخواری بنی نوع انسان کا بھی وافر جذبہ عطا کیا تھا۔ غریب اور مفلوک الحال لوگوں پر فراخ دلی سے خرچ کرتے اور اس میں دلی بشاشت پاتے سب جماعتی مالی تحریکات میں بہت بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔ طرز معاشرت سادہ تھی سادہ زندگی، سادہ لباس، مزاج میں نرمی اور خاکساری شیوہ تھا۔ سفر کے دوران اپنا سامان اپنے کندھوں پر بلا جھجک اٹھا لیا کرتے اور اس میں چنداں عار یا خفت محسوس نہ کرتے تھے۔ آج کل تو یہ خاکسارانہ عادت مفقود ہوتی نظر آتی ہے۔ مزدوروں اور قلیوں کا سہارا ڈھونڈنا ایک معاشرتی فیشن سمجھا جانے لگا ہے۔ آپ نے اپنا فیملی سمیت امریکہ جانے اور پھر جلد ہی واپس چلے آنے کا واقعہ خاکسار کو سنایا اور کہا کہ میں محض وہاں کی حد درجہ آزاد اور بے قید طرز معاشرت سے گھبرا کر واپس چلا آیا کہ میرے نزدیک ایسے معاشرہ میں اولاد کی دینی خطوط پر تربیت کرنا ایک بہت مشکل مسئلہ تھا۔

آپ بڑے سعید فطرت لوگوں میں سے تھے آغاز جوانی سے ہی وصیت کے بابرکت نظام سے منسلک ہو گئے تھے۔ لیکن ہنوز داڑھی نہ رکھی تھی۔ جو خاکسار کی معمولی تحریک پر اختیار کرلی اور پھر تادم آخریں اس شعار دینی کو بڑی عمدگی

باقی صفحہ 6 پر

محمد صدیق الفاروق

اخبارات میں سے

فرقہ واریت اور اس کا سد باب

یہ بات باعث اطمینان ہے کہ پاکستان میں مسلمانوں کی اکثریت فرقہ وارانہ رجحانات کو مسترد کرتے ہوئے مذہبی ہم آہنگی اور رواداری کے ساتھ رہنے کی قائل ہے یہی سبب ہے کہ تحریک پاکستان سے لے کر ماضی قریب تک جب کبھی ملکی سالمیت یا دینی حمیت پر کوئی حرف آیا ہے، یا اس کا امکان بھی پیدا ہوا ہے تو سب فرقوں کے لوگوں نے متحد ہو کر امت واحدہ ہونے کا عملی مظاہرہ کیا ہے۔

اس خوشگوار فضا کو چند سال پہلے اس وقت شدید نقصان پہنچا جب مختلف مکاتب فکر کے ہاں انتہا پسند گروہوں نے جنم لیا اور انہوں نے فروعات کو اصول قرار دے کر مخالف گروہ کے افراد کی تکفیر کی۔ اس سے ملکی فضا جس طرح متاثر ہوئی ہے، وہ ہمارے سامنے ہے اور غیر مسلم دنیا میں خود اسلام کو ایک جنگجو مذہب کے طور پر پیش کیا جانے لگا ہے لہٰذا آج ضرورت ہے کہ ایک طرف دینی پہلو سے اس نقطہ نظر کا جائزہ لیا جائے اور دوسری طرف یہ دیکھا جائے کہ ملک کی سیاست، معیشت اور معاشرت پر اس کے کیا اثرات مرتب ہو رہے ہیں؟

دین کے حوالے سے دیکھئے تو چند امور کا اقرار اور ان پر ایمان ایک شخص کو دائرہ اسلام میں داخل کر دیتا ہے۔ ان پر اللہ تعالیٰ کی واحدانیت، آخرت، رسالت کے علاوہ آسمانی کتابوں اور فرشتوں پر ایمان لانا ہے اس فہرست میں نماز، روزہ، زکوٰۃ، صوم رمضان اور حج شامل ہیں۔ چنانچہ رسالت مآب ﷺ نے ارشاد فرمایا "اسلام یہ ہے کہ تو گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کرے، زکوۃ دے اور رمضان کے روزے رکھے اور بیت اللہ کا حج کرے، اگر وہاں پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہو" (ابو داؤد، ترمذی اور نسائی)

اللہ تعالیٰ کے آخری رسول ﷺ کے اس ارشاد مبارک نے ان سرحدوں کا تعین کر دیا ہے جن میں داخل ہونے کے بعد کسی کو کافر نہیں قرار دیا جا سکتا عملی کوتاہیاں ہو سکتی ہیں اور یہ ممکن ہے کہ کوئی شخص نفسانی خواہشات کے غلبے کے تحت ایسا فعل کر گزرے کہ جس سے اسلام کی کوئی حد پامال ہوتی ہو اور وہ اصطلاحاً گناہ کبیرہ کا مرتکب ہو۔ اس سے وہ گناہ گار تو ہو گا، کافر نہیں۔ رسالت مآب ﷺ کی عملی زندگی بھی اسی بات کا ثبوت مہیا کرتی ہے کہ جس نے آپ ﷺ کی متعین کردہ سرحدوں کو قبول کرتے ہوئے اسلام کے دائرے میں رہنے کا اقرار کیا، آپ ﷺ نے اسے ہر طرح کا تحفظ فراہم کیا۔

رسالت مآب ﷺ کے ارشادات اور سیرت مبارکہ سے اس بات کی متعدد شہادتیں پیش کی جاسکتی ہیں کہ جو شخص مذکورہ بالا باتوں کا اقرار کرنے کے بعد دائرہ اسلام میں داخل ہو جاتا ہے اس کی جان و مال لوگوں پر حرام ہو جاتے ہیں اور کسی کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ کسی دوسرے مسلمان کی جان و مال کو اپنے لئے مباح سمجھ لے۔

اب اس معاملے کو ایک اور پہلو سے دیکھئے اگر فی الواقعہ ایک شخص کسی ایسے فعل کا ارتکاب کرتا ہے جس کے بعد اس کی تکفیر لازم ہو جاتی ہے یا کوئی گروہ ایسے عقائد کا حامل ہے تو اس کی تکفیر یہ نہیں ہے کہ محض کسی عالم کے فتوے پر اس شخص یا گروہ کو امت سے کاٹ دیا جائے گا بلکہ یہ بات بطور مقدمہ عدالت میں پیش ہو گی جہاں ملزم کو صفائی کا پورا موقع دیا جائے گا اور اس کے بعد یہ عدالت ہے جو اس کے ایمان یا کفر کا فیصلہ کرے گی۔ قادیانیوں کے معاملے کو اس سلسلے میں مثال بنایا جاسکتا ہے۔ وہ اسی وقت کافر قرار پائے جب ان کا مقدمہ ریاست کے سامنے پیش ہوا ان کے پیشوا کو یہ موقع دیا گیا کہ وہ قومی اسمبلی کے سامنے اپنا موقف پیش کرے۔ اسی طرح جید علمائے کرام نے بھی اس موضوع پر دینی نقطہ نظر بیان فرمایا۔ دونوں نقطہ ہائے نظر سننے کے بعد ان کو کافر قرار دیا گیا اسی طرح جنوبی افریقہ کی عدالت میں جب قادیانیوں کا اسلام زیر بحث آیا تو پاکستان کے کئی علماء نے وہاں جا کر ان کی تکفیر کے حق میں دلائل دیئے۔ دونوں گروہوں کی رائے سننے کے بعد عدالت نے یہ فیصلہ دیا کہ قادیانیوں کو مسلمان قرار نہیں جا سکتا لیکن اس کے ساتھ یہ بات بھی واضح رہنی چاہئے کہ اگر اسلامی ریاست کسی فرد یا گروہ کو کافر قرار دے دے تو اس کے بعد اس کا قتل واجب نہیں ہو جاتا بلکہ ریاست کے شہری کی حیثیت سے ان کے جان و مال کو اسی طرح تحفظ حاصل رہے گا جیسا کہ فیصلے سے پہلے تھا۔ گویا آپ اس معاملے کو جس زاویئے سے بھی دیکھیں۔ اللہ کے دین میں اس بات کی کوئی گنجائش نہیں کہ کسی شخص کی جان لی جائے۔

اسی طرح کسی کا کافر قرار دینا اتنا نازک معاملہ ہے کہ جس شخص کو کچھ بھی اپنے ایمان کا لحاظ ہے وہ اس سے حتی الوسع گریز کی کوشش ہی کرے گا۔ بخاری کی روایت کے مطابق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب ایک شخص دوسرے پر کفر یا فسق کی تہمت لگائے گا تو یہ اس پر لوٹ آئے گی اگر وہ کافر یا فاسق نہ ہوا"

اب اس معاملے کو سماجی پہلو سے دیکھئے۔ اگر ہر فرد یا گروہ کو یہ اختیار حاصل ہو جائے کہ وہ مخالفین کی تکفیر کرے یا ان کے خلاف کوئی پر تشدد مہم منظم کرے تو اس کے نتیجے میں پورا معاشرہ خانہ جنگی میں مبتلا ہو جائے گا اور ہر شخص کے لئے جینا دوبھر ہو جائے گا مسجدیں مقتل بن جائیں گی اور لوگ عبادت گاہوں کا رخ کرنا چھوڑ دیں گے اگر آپ آج اپنے معاشرتی حالات پر غور کریں تو اس کا اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ اس نوعیت کی حرکات سے ایک معاشرہ کس طرح فساد کا شکار ہو

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد یوسف بقاپوری

اچھی مائیں

(محترمہ امۃ المجید صاحبہ)

یادرفتگان کے سلسلے میں الفضل نے یہ بہت اچھاقدم اٹھایا ہے۔ کہ اپنے فوت شدہ بزرگان کا ذکر کیا جائے۔ اور ان کے اوصاف کو اجاگر کیا جائے تاکہ نئی نسل کو معلوم ہو کہ ان کے بزرگوں نے سلسلہ کی کیا خدمت کی ہے۔ اس ہی کے تعلق میں میں اپنی والدہ صاحبہ کا ذکر کرتا ہوں۔

میری والدہ جن کا نام امۃ المجید تھا دہلی کی رہنے والی تھیں۔ حضرت مرزا محمد شفیع صاحب جو دہلی کے چشم و چراغ تھے کی سب سے چھوٹی بیٹی تھیں۔ غالباً 1922ء میں پیدا ہوئیں۔ گھر میں مذہبی ماحول تھا۔ احمدیت کی آغوش میں آنکھ کھولی۔ نانا جان پوسٹل سروس سے ریٹائر ہو کر دہلی سے ترک وطن کر کے قادیان آگئے۔ اور صدر انجمن احمدیہ کے پہلے محاسب کے عہدہ پر تقرر ہوا۔ اس لئے میری والدہ کا بچپن قادیان کے پاک ماحول میں گذرا۔ سلسلہ کی کتب اور رسائل سے بہت لگاؤ تھا۔ اردو ان کی مادری زبان تھی۔ اور لکھائی نہایت خوشخط تھی۔ 1942ء میں میرے والد صاحب محمد اسماعیل صاحب بقاپوری کے ساتھ شادی ہوئی۔ نکاح حضرت امام جماعت ثانی نے پڑھا تھا۔ والد صاحب چونکہ دہلی میں ملازمت کرتے تھے۔ اس لئے شادی کے بعد دہلی چلی گئیں۔ اور جب 1947ء میں بٹوارہ ہوا۔ تو ان کے ساتھ کراچی آگئیں۔ اور ساری عمر کراچی گذاری۔ آپ کے پانچ بچے تھے۔ تین بیٹے اور دو بیٹیاں۔ جن میں خاکسار سب سے بڑا ہے۔ بچوں کی بہت عمدہ تربیت کی۔ سکول داخل ہونے سے پہلے سب بچوں کو کلام الٰہی ناظرہ گھر میں پڑھایا۔ اور ختم کلام الٰہی کی تقریب بھی کرائی۔ غالباً تمام بچے 4 اور ساڑھے چار سال کی عمر کے درمیان ناظرہ پڑھ چکے تھے۔ کہا کرتی تھیں کہ پہلی کلاس کے داخلہ سے پہلے بچے کو اگر کلام الٰہی ناظرہ پڑھا دیا جائے تو اس کی علمی بنیاد مضبوط ہو جاتی ہے۔ پنج گانہ عبادات باقاعدگی سے کرتی تھیں۔ اور تلاوت نہایت پیارے انداز سے کرتی تھیں۔ درثمین کے اکثر اشعار گنگنایا کرتی تھیں۔

لجنہ کے کاموں میں نہایت ذوق شوق اور بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ اور کافی عرصہ حلقہ شرقی کی جنرل سیکرٹری اور صدر کے عہدہ پر فائز رہیں۔ ہمارا گھر چونکہ عبادات کا سنٹر تھا۔ اکثر اجلاس ہوتے تھے۔ خاندان حضرت بانی سلسلہ کی مستورات اور بزرگان سلسلہ اکثر تشریف لایا کرتے تھے۔ ان کی خاطر تواضع بہت شوق سے کرتی تھیں۔ بابرکت ایام میں درس کا خاص اہتمام کراتیں۔ صبح مستورات کا درس اور عصر کے بعد مردوں کا درس باقاعدہ ہوا کرتا تھا۔ اور پھر افطاری کا انتظام کرتیں۔ جمعہ پڑھنے باقاعدگی سے احمدیہ ہال جاتیں۔ اور اپنے ساتھ بچوں کو ضرور لے کر جاتیں۔ یہ ان کی ہی تربیت کا اثر ہے۔ کہ بچوں نے کبھی جمعہ کا ناغہ نہ کیا۔ چندہ باقاعدگی سے ادا کرتی تھیں۔ تحریک جدید کے اولین مجاہدوں میں شامل تھیں۔ اور پنج ہزاری میں ان کا نام تھا۔ میری طرف سے بھی چندہ لکھایا ہوا تھا۔ جب انیس سالہ دور کی کتاب شائع ہوئی تو اس میں میرا نام بھی شامل تھا۔

جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے کئی ماہ پہلے سے تیاری کرتیں۔ خاندان حضرت بانی سلسلہ سے رشتہ داری تھی اکثر اپنی بڑی بہن محترمہ امۃ اللطیف صاحبہ (حرم ثانی حضرت ڈاکٹر میر اسماعیل صاحب) کے ہاں قیام کرتیں۔ یہ عجیب اتفاق ہے کہ باوجود دہلی کی رہنے والی تھیں۔ لیکن پان بالکل نہیں کھایا کرتی تھیں۔ جبکہ اس کے برعکس ہمارے والد صاحب اور بچوں کو پان کھانے کی پختہ عادت تھی اور ہے۔

والد صاحب سرکاری ملازمت میں تھے۔ صرف تنخواہ پر گذارہ تھا۔ سستا زمانہ تھا۔ گھر کا خرچ بااحسن طریقہ سے خود چلاتی تھیں۔ ادھار پر یقین نہ تھا۔ اور بچت بھی کرتی تھیں۔ مرکز سے قدرتی لگاؤ تھا۔ جب حضرت امام جماعت ثانی نے ربوہ کا سنگ بنیاد رکھا۔ اور ربوہ کو آباد کرنے کی تلقین کی۔ تو فوراً ہی پچاس کی دہائی میں محلہ دارالرحمت شرقی میں محض للّٰہی مکان بنالیا۔ اور غالباً دو سال 1954ء اور 1955ء ہم نے وہاں رہائش اختیار کی۔ عسر اور یسر میں وقت گزرا۔ نہایت صابر و شاکر تھیں۔ اپنی تکلیف کا اظہار کسی سے نہ کرتی تھیں۔ گھر کا سارا کام خود ہی کرتی تھیں۔ اور اس میں راحت و خوشی محسوس کرتی تھیں۔ بچوں کی تعلیم کا بہت خیال رکھتی تھیں۔ اور چاہتی تھیں کہ بچے پڑھ لکھ کر کوئی مقام حاصل کریں۔ اللہ کے فضل سے یہ ان کی ہی تربیت کا نتیجہ ہے کہ تمام بہن بھائی اپنے اپنے گھر خوش اور آباد ہیں۔ سلسلہ کے خادموں کے ساتھ بڑا ہی مشفقانہ سلوک کرتی تھیں۔ یہی وجہ تھی کہ ان کے دو بچوں کی شادیاں مربیان سلسلہ کے خاندانوں میں ہوئیں۔

آپ موصیہ تھیں۔ اور طالب علمی کے زمانہ سے ہی وصیت کی ہوئی تھی۔ وصیت کا حساب اپنی زندگی میں ادا کر چکی تھیں۔ آپ نے اپنے تمام بچوں کی شادیاں اپنی زندگی میں ہی دیکھ لیں۔ سب سے چھوٹے بیٹے عزیزم انجینئر محبوب احمد ادریس کی شادی اپریل 1981ء میں مکرم ابراہیم خلیل سابق مربی اٹلی کی سب سے چھوٹی بیٹی انیسہ سے ہوئی۔ اس کے بعد مئی میں اچانک بیمار ہوئیں۔ اور چند دن سیونتھ ڈے ہاسپٹل میں گذار کر مورخہ 81-5-21 کو کراچی میں وفات پا گئیں۔ آپ کا جنازہ بذریعہ چناب ایکسپرس مورخہ 81-5-22 کو ربوہ پہنچا۔ اور اسی دن بیت المبارک میں بعد عشاء مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے جنازہ پڑھایا۔ اور تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی۔ وفات کے وقت آپ کی عمر 59 سال تھی۔

آخر میں احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوفہ کو جنت میں جگہ دے اور ہم سب کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین۔

OOO

بقیہ صفحہ 4

پہلی جمادی الاول 935 ہجری 11- جنوری 1529ء)

یہ ہے وہ خفیہ وصیت نامہ جو بابر نے اپنے بیس سالہ بیٹے اور جانشین کو دیا اور اس کا ایک ایک لفظ سنہری حروف سے لکھنے کے قابل اور عملدرآمد کا مستحق ہے۔ اے کاش! ہمارے ملک کے اہلکاروں اور باسیوں کو باہمی رواداری کے اس زریں اصول پر عملدرآمد کی توفیق مل سکے اور ہمارا ملک امن اور سلامتی کا گہوارہ بن سکے۔ اے اللہ ایسا ہی کر۔

OOO

بقیہ صفحہ 5

سے اپنے چہرے کی زینت بنائے رکھا۔

آپ بڑے پر جوش اور غیرت مند احمدی تھے نہ صرف یہ کہ اپنے جماعتی تعلقات کو کبھی مخفی اور پوشیدہ رکھنا گوارا نہ کرتے تھے بلکہ موقع بہ موقع ان کا برمحل اظہار بھی ضرور کیا کرتے تھے۔

آپ نے اپنی یادگار کے طور پر غمزدہ بیوہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور دو بیٹے پیچھے چھوڑے ہیں۔ صرف ایک بیٹی شادی شدہ ہے۔ ایک بیٹا برسر روزگار ہے۔ باقی تینوں بچے ہنوز زیر تعلیم ہیں۔ احباب جماعت سے برادرم نصیر احمد طارق صاحب کے لئے دعا کی درخواست ہے کہ مولیٰ کریم ان کو غریق رحمت فرمائے اور جملہ پسماندگان کا ہر طرح خود حافظ و ناصر اور متکفل ہو۔ آمین

اے خدا بر تربتِ او ابرِ رحمت ہا ببار
داخلش کن از کمالِ فضل در بیت النعیم

OOO

بقیہ صفحہ 5

جاتا ہے فساد یا فتنہ ایسا جرم ہے جسے قتل سے بھی سنگین قرار دیا گیا ہے اور سورۃ مائدہ کی آیہ مبارکہ میں فسادفی الارض کے مجرموں کے لئے عبرت ناک طریقے سے قتل کرنے کی سزا بیان کی گئی ہے اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ مسلمانوں کے ایک معاشرے کو فساد میں مبتلا کرنا کتنا سنگین جرم ہے اور اگر یہ سب کچھ دین کے نام پر ہو رہا ہے تو اس کی کراہت میں کئی گنا اضافہ ہو جاتا ہے۔

اس معاملے میں اب دو آراء نہیں ہیں کہ کسی ملک کے معاشی استحکام کا انحصار اس کے داخلی اور سماجی استحکام پر ہے۔ آج اگر ہم غیر ملکی سرمایہ کاروں کو اس امر پر آمادہ کرنا چاہتے ہیں کہ وہ پاکستان میں سرمایہ کاری کریں تاکہ ہمارے زرمبادلہ میں اضافہ ہو اور ہماری معیشت مضبوط ہو تو اس وقت اس مقصد کو شدید نقصان پہنچتا ہے جب یہاں لوگ ایک دوسرے کی گردن کاٹنے کو دوڑ رہے ہوں اس طرح سرمایہ دوسرے ملکوں میں منتقل ہو جاتا ہے گویا استحکام کے لئے بھی ضرورت ہے کہ اس صورتحال سے نجات حاصل کی جائے۔

سوال یہ ہے کہ اس مسئلے کا حل کیا ہے؟ اگر فسادفی الارض فعل حرام ہے چاہے مذہب ہی کے نام پر کیوں نہ ہو تو اس کا تدارک کس طرح ہو سکے گا۔ غور کیجئے تو اس معاملے میں کچھ ذمہ داریاں ایسی ہیں جن کا تعلق حکومت سے ہے اور کچھ وہ ہیں جو معاشرے سے متعلق ہیں جہاں تک حکومت کا معاملہ ہے تو وہ قانون سازی سے لے کے انتظامی امور تک ہر پہلو سے اس کوشش میں ہے کہ پاکستان کو اس عذاب سے نجات دلائی جائے۔ انسداد دہشت گردی ایکٹ منظور ہو گیا ہے اس کے علاوہ جہاں دہشت گردی کی کوئی واردات ہوتی ہے وہاں کی انتظامیہ کے خلاف سخت کاروائی کی جا رہی ہے۔ حال ہی میں سانحہ مومن پورہ کے بعد لاہور کی تمام انتظامیہ کو معطل کر دیا گیا ہے۔ وزیر اعلیٰ پنجاب ذاتی طور پر سب امور کو دیکھ رہے ہیں تاکہ مستقبل میں کسی ایسی واردات کے امکانات کو کم سے کم کیا جا سکے اس طرح وزارت مذہبی امور کے تحت مختلف مکاتب فکر کے علماء کو جمع کر کے وحدت و یگانگت پیدا کرنے کی سعی بھی کی جا رہی ہے علاوہ ازیں دل آزار لٹریچر پر پابندی لگا کر ان ذرائع کا سدباب کیا جا رہا ہے جن کے نتیجے میں جذبات مشتعل ہوتے ہیں۔

لیکن حالات کی اصلاح کے لئے یہی کچھ کافی نہیں ضرورت ہے کہ قوم کے صاحبان خیر آگے آئیں اور اس ضمن میں اپنی ذمہ داریاں ادا کریں کچھ عرصہ قبل ملی یکجہتی کونسل کے قیام سے مذہبی رواداری کے فروغ کے لئے ایک قابل قدر کوشش کی گئی تھی۔ اس کے نتیجے میں محرم کا مہینہ پرامن گزرا اور مسلمان فرقوں کے درمیان تلخی کا کوئی واقعہ نہیں ہوا۔ آج ضرورت ہے کہ ملی یکجہتی کونسل کے غیر سیاسی کردار کو بحال کیا جائے اور اس محاذ سے مذہبی رواداری کے فروغ کے لئے کام کیا جائے۔ یقیناً یہ ایسی خدمت ہے کہ ملی یکجہتی کونسل کے قائدین اگر اسی کے لئے اپنی توانائیاں صرف کر دیں تو یہ دنیا و آخرت میں ان کے لئے اجر کا باعث بنے گا یہ اللہ تعالیٰ کا حکم بھی ہے کہ مسلمانوں کے دو گروہوں کے درمیان تصادم ہو تو ان کے درمیان صلح کرا دیں اور زیادتی کرنے والے کو اس سے باز رکھیں۔ اسی طرح معاشرے کے دیگر طبقات جن میں ارباب دانش اہل صحافت اساتذہ طلبہ تنظیمیں شامل ہیں سب کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اس نازک مرحلے پر اپنا ملی کردار ادا کریں اور فرقہ واریت کی آگ کو بجھانے کی کوشش کریں۔

(روزنامہ جنگ لاہور 26-جنوری 1998ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم منور احمد بھٹی صاحب 98 شمالی سرگودھا بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال کے ICU میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم عبدالعزیز بھٹی صاحب معلم وقف جدید کے بہنوئی محترم ماسٹر رفیع الدین صاحب جماعت بھون ضلع چکوال عرصہ چھ ماہ سے بیمار ہیں۔ ان کا سکوٹر کا ایکسیڈنٹ ہوا تھا اور آج کل بلڈ پریشر اور گیس کے شکار ہیں۔ احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔

ولادت

○ عزیزہ فاتنہ مسعود اہلیہ مسعود احمد صاحب طاہر آف جرمنی کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 14- اگست 1997 کو 2 لڑکوں کے بعد بیٹی عطا کی ہے۔ حضرت صاحب نے بچی کا نام عالیہ عطا فرمایا ہے۔ بچی وقف نو میں شامل ہے۔ نومولودہ مکرم شریف احمد دہڑھوی انسپکٹر مال وقف جدید کی نواسی ہے۔ اور حضرت میاں پیر محمد صاب پیرکوٹی رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی پڑنواسی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک دیندار اور لمبی عمر والی بناوے۔ آمین۔

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے حافظ فلک شیر محمود حیات ولد چوہدری احمد حیات صاحب کو مورخہ 97-11-14 کو بیٹی سے نوازا ہے۔ حضرت صاحب نے ازراہ شفقت بچی کا نام "سدرہ فلک" عطا فرمایا ہے۔ بچی چوہدری محمد حیات وینس آف بیداد پورورکاں رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی پڑپوتی ہے۔ احباب جماعت سے نومولودہ کی صحت، درازی عمر اور خادمہ دین بننے کے لئے درخواست دعا ہے۔

اعلان داخلہ Prep کلاس

1998ء نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ

○ ادارہ ہذا میں Prep کلاس میں داخلہ ٹیسٹ و انٹرویو مورخہ 7-مارچ 1998ء کو نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ میں ہوگا۔ داخلہ ٹیسٹ کا سلیبس اور دیگر قواعد و ضوابط پر مشتمل تفصیلی اعلان مورخہ 98-2-2 کے الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔ مزید تفصیلات کے لئے دفتر نصرت جہاں اکیڈمی سے رابطہ فرماویں۔

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

حالات زندگی

○ خاکسار اپنے والد صاحب مکرم میاں عبدالحی صاحب (وفات یافتہ) سابق مربی انڈونیشیا کے حالات زندگی کے متعلق ایک کتاب لکھنی چاہتا ہے جو احباب ان کے متعلق کوئی واقعات لکھنا چاہتے ہوں۔ ان سے درخواست ہے کہ خاکسار کے پتہ پر ارسال فرمائیں۔

میاں عبدالشکور

Mian Abdul Shakoor
21-A Sheraz Villas Phase I
Cavalry Ground Ext.
Lahore Cantt

اعلان داخلہ

○ NFC انسٹی ٹیوٹ آف انجینئرنگ اینڈ فرٹیلائزر ریسرچ فیصل آباد نے 4 سالہ بیچلر پروگرام کیمیکل انجینئرنگ میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ یہ کیمیکل انجینئرنگ کا پروگرام یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور سے الحاق شدہ ہے۔ داخلہ کے لئے کم از کم تعلیمی قابلیت F.Sc. ہے۔ داخلہ فارم وغیرہ ادارہ کے دفتر سے 400 روپے یا بذریعہ ڈاک 450 روپے اس پتہ پر ارسال کرکے منگوائے جا سکتے ہیں۔

NFC انسٹی ٹیوٹ آف انجینئرنگ
P. O. Box 1012
جڑانوالہ روڈ فیصل آباد

○ پاکستان سافٹ ویئر ایکسپورٹ بورڈ نے مختلف شہروں میں واقع ادارہ جات کے اشتراک سے "سافٹ ویئر ڈویلپمنٹ" میں پوسٹ گریجوایٹ ڈپلومہ میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ یہ سینٹرز اسلام آباد، راولپنڈی، لاہور، کراچی، ملتان، پشاور اور جامشورو میں واقع ہیں۔ ان کی مکمل تفصیل روزنامہ "ڈان" مورخہ 8- فروری 1998ء میں آچکی ہے۔ داخلہ کے لئے کم از کم بیچلرز ہونا لازمی ہے۔ داخلہ کے لئے میرٹ تعلیمی ریکارڈ، رجحان ٹیسٹ اور انٹرویو کی بنیاد پر بنایا جائے گا۔ داخلہ فارم وغیرہ مندرجہ بالا شہروں میں سینٹرز سے دستیاب ہیں۔

○ داؤد کالج آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی نے 98-97ء سیشن میں داخلہ کے لئے مندرجہ ذیل بیچلرز پروگرام میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔

کیمیکل، الیکٹرانکس، میٹالرجیکل، انڈسٹریل انجینئرنگ اور آرکیٹیکچر طلبہ جو مختلف صوبہ جات سے تعلق رکھتے ہیں وہ اسی صوبہ کی میرٹ سیٹوں پر درخواست دینے کے اہل ہونگے۔ داخلہ فارم وغیرہ 400 روپے کے عوض مختلف شہروں میں واقع الائیڈ بینک کی شاخوں سے دستیاب ہیں جس کی تفصیل مورخہ 7- فروری 98ء کے ڈان میں آچکی ہے۔ داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 4- اپریل 98ء ہے۔ کالج کسی قسم کی ہوسٹل کی سہولت نہیں فراہم کرتا۔

○ PIA نے چند سیٹوں پر ایروناٹیکل کیڈٹس کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ تعلیمی قابلیت میں F.Sc. پری انجینئرنگ مضامین کے ساتھ کم از کم 70 فی صد نمبر حاصل کئے ہونے ضروری ہیں۔ داخلہ سے قبل ٹیسٹ کلیئر کرنا لازمی ہوگا اور میرٹ کا تعین ٹیسٹ F.Sc. میں حاصل کردہ نمبر اور انٹرویو کی بنیاد پر ہوگا۔ دوران تعلیم تمام اخراجات PIA ادا کرے گی اور طالب علم پر صرف Mess کے اخراجات کا بوجھ ہوگا۔ داخلہ فارم PIA کے مختلف شہروں میں واقع دفاتر سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ مکمل فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 7- مارچ 1998ء ہے۔ درخواستیں صرف ڈاک کے ذریعہ ارسال کرکے جمع کروائی جا سکتی ہیں۔ By Hand کسی کی درخواست قبول نہیں کی جائے گی۔

(نظارت تعلیم)

ربوہ میں شجرکاری اور گلشن احمد نرسری

○ موسم بہار کی آمد آمد ہے۔ امید ہے کہ اہل ربوہ شجرکاری کے لئے تیاری کر رہے ہوں گے۔ اور ہر شجرکاری مہم کی طرح اس مہم کو بھی کامیاب بنائیں گے۔ یہ اہل ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے خاص توفیق عطا فرمائی ہے کہ اس کلر زدہ علاقہ میں سبزہ کرنے میں کامیاب ہوئے۔ بار بار پودے لگائے گئے کئی بار ضائع ہوئے۔ لیکن اب ربوہ کے ماحول میں سبزہ ہونے کی وجہ سے آہستہ آہستہ زمین بھی بہتر ہوتی جا رہی ہے۔ امید ہے کہ اہالیان ربوہ اس شجرکاری مہم میں زیادہ سے زیادہ پودے لگائیں گے۔

ربوہ میں پودوں کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے پیش نظر گلشن احمد نرسری کی ایک نئی برانچ جامعہ احمدیہ کے قریب کھولی جا چکی ہے۔ جہاں پر ہر قسم کے پودہ جات، سبزیوں کے بیج، گھاس (چائنا) مختلف قسموں کے گملے، ان ڈور پودہ جات، ہر قسم کی کھادیں، زرعی ادویات کے سپرے اور گھریلو باغبانی میں استعمال ہونے والے آلات کی فراہمی کا انتظام موجود ہے۔ تجربہ کار مالی مشورہ اور نہایت معمولی نرخوں پر سروس بھی مہیا کرتے ہیں۔

اس شجرکاری مہم کے لئے پودہ جات، گملوں کی نہایت اچھی ورائٹی مہیا کی گئی ہے جو کہ تقریباً قیمت خرید پر ہی فراہم کئے جا رہے ہیں۔ احباب کو اس سہولت سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانا چاہئے۔

اس کے علاوہ گلشن احمد نرسری نے ربوہ کے 5 مرلہ، 10 مرلہ، ایک کنال، دو کنال....... کی کیٹیگریز کے مکانوں کے مابین شجرکاری مقابلہ کا بھی اہتمام کر رکھا ہے۔ مقابلہ میں شامل ہونے کی کوئی رجسٹریشن فیس وغیرہ نہ ہے۔ تاہم 20- فروری 1998ء تک اس مقابلہ میں شامل ہونے کے لئے (Free) رجسٹریشن کروائی جا سکتی ہے۔ مقابلہ میں شامل ہونے والوں کو پودہ جات کی خریداری پر گلشن احمد نرسری خصوصی رعایت پر پودے فراہم کرے گی۔ اول، دوم اور سوئم آنے والوں میں انعامات تقسیم کئے جائیں گے۔ مزید تفصیلی معلومات گلشن احمد نرسری سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔

(تزئین ربوہ کمیٹی)

بقیہ صفحہ 1

اس کا لازمی نتیجہ بزدلی ہے۔

پس جہاں تک میں جماعتی حالات پر نظر رکھتا ہوں قطعی طور پر اس بات میں ایک ذرہ بھی شک نہیں دیکھتا کہ جہاں بھی جماعتیں آپس میں پھٹی ہیں وہاں ساری برکتیں اٹھ گئی ہیں۔ وہیں بزدلی پیدا ہوئی ہے، وہاں سے دعوت الی اللہ کا مضمون اٹھ گیا ہے۔ جیسے پرندے گھونسلے کو چھوڑ دے اس طرح دعوت الی اللہ ان لوگوں کے گھروں سے غائب ہو جاتی ہے اور اس کے نتیجے میں خدا تعالیٰ کی رضا کی بجائے ناراضگی کا موجب بن جاتے ہیں۔ اور صبر کا یہاں جو مضمون ہے وہ خاص طور پر قابل توجہ ہے۔ جب بھی ان لوگوں کے اختلافات کی تحقیق کی جاتی ہے تو جواباً یہ کہتے ہیں فلاں نے ہم پر زیادتی کی اور جب اس فلاں سے پوچھتے ہیں تو پہلے کی طرف انگلی اٹھاتا ہے اور کہتا ہے کہ اس نے زیادتی کی ہے۔ اور جب بھی جماعتی کوششوں کے نتیجے میں ان میں صلح کروانے کی کوشش کی گئی تو یہ بحث کبھی ختم نہیں ہوئی۔ ان بحثوں میں پڑ کر آج تک میں نے کبھی تسلی بخش نتیجہ نکلتے دیکھا نہیں۔ مسلسل سالہا سال سے ایک دوسرے پر الزام تراشیاں جاری رہتی ہیں۔ اور ایک بھی فریق یہ نہیں مانتا کہ قصور میرا تھا اس کا نہیں تھا۔(-)

(از خطبہ 28- جولائی 1995ء)

بقیہ صفحہ 4

.... آپ نے مجھ میں ایک انقلاب پیدا کر دیا ہے.... آپ کی صالح صحبت نے مجھے علم و عرفان الہیات اور اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے صحیح ذرائع سے روشناس کیا ہے۔"

(چشمہ عرفان ص 36، 39)

افسوس کہ یہ سعید الفطرت نوجوان جلد ہی وفات پا گیا تھا۔ محترم مولوی صاحب نے اس کی یاد میں ایک نہایت مفید کتاب "چشمہ عرفان" کے نام سے مرتب کرکے شائع کی تھی۔ مندرجہ بالا اقتباس اس کتاب میں سے لیا گیا ہے۔

آخر میں احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے ان اعمال کا بڑھ چڑھ کر اجر عطا فرمائے اور ان کے درجات کو بلند کرتا چلا جائے اور ہمیں بھی ان کی خوبیوں کو اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

○○○

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 12 فروری-1998ء
درجہ حرارت کم از کم 12 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 23 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر اعظم پاکستان نے چین کے سات روزہ دورے کے لئے بیجنگ پہنچنے پر کہا کہ پاک چین دوستی سے جنوبی ایشیا میں امن و استحکام کو فروغ حاصل ہو رہا ہے۔ چین اور پاکستان کے وزرائے اعظم نواز شریف اور لی پنگ کے درمیان پہلے مذاکرات کے راؤنڈ میں باہمی علاقائی اور عالمی امور پر آپس میں تعاون کی رفتار کو تیز کرنے کی ضرورت پر زور دیا گیا۔ وزیر اعظم نواز شریف اپنے دورے کے دوران سرمایہ کاری کانفرنس کا افتتاح کریں گے اور چینی دانش وروں اور ماہرین سے ملاقاتیں کریں گے۔ نواز شریف کا بیجنگ پہنچنے پر شاندار استقبال کیا گیا۔ نواز شریف نے کہا کہ دونوں ملکوں کی دوستی ہر آزمائش پر پوری اتری ہے۔ وہ دیگر امور کے علاوہ چینی لیڈروں سے کشمیر اور افغان مسئلہ پر بھی بات چیت کریں گے۔

○ پرچون کی سطح پر جنرل سیلز ٹیکس کے خلاف پاکستان کے اکثر شہروں میں جزوی ہڑتال رہی جبکہ کراچی اور بہاول پور میں مکمل ہڑتال ہوئی۔ لاہور میں ہڑتال ناکام رہی۔ فیصل آباد میں الیکٹرونکس مارکیٹوں نے خصوصی حصہ لیا۔ صوبائی دارالحکومت لاہور کی تمام قابل ذکر مارکیٹوں میں ہڑتال کلی طور پر ناکام رہی۔ اور کاروبار معمول کے مطابق جاری رہا۔

○ عوامی نیشنل پارٹی کے سربراہ سینیٹر اجمل خٹک نے کہا ہے کہ کالا باغ ڈیم سے صرف پنجاب کو فائدہ ہو گا جبکہ باقی صوبوں کو نقصان اٹھانا پڑے گا۔ انہوں نے کہا کہ وہ اور ان کی پارٹی پختونخواہ اور کالا باغ ڈیم کے بارے میں اپنے اصولی موقف سے ذرہ برابر بھی پیچھے نہیں ہٹیں گے۔ ہمیں چاہئے کہ پورے ملک کے مفاد کو مدنظر رکھیں انہوں نے یہ بھی کہا کہ ہماری کوشش ہے کہ دونوں جماعتوں میں اتحاد قائم رہے۔

○ کراچی میں اغوا ہونے والی آفریدی قبیلہ کی لڑکی کی بازیابی کے سلسلے میں پختون امن جرگہ کی طرف سے ہڑتال کی اپیل پر مکمل پہیہ جام ہڑتال رہی۔ ہڑتال کے دوران مشتعل مظاہرین نے ہنگامہ آرائی کی اور کئی مقامات پر جلاؤ گھیراؤ اور پتھراؤ کے واقعات ہوئے۔ دو ڈاکٹروں کو کار سمیت آگ لگا دی گئی جس سے دونوں ڈاکٹر جھلس گئے۔ مظاہرین کا جگہ جگہ پولیس سے تصادم ہوا اور فائرنگ کے تبادلہ میں دو افراد ہلاک اور پندرہ زخمی ہوئے۔ ڈنڈا بردار ہجوم نے وزیر اعلیٰ ہاؤس پر حملہ کر دیا۔ جس کو پولیس نے لاٹھی چارج کر کے منتشر کر دیا۔ سڑکیں بند رہیں۔ ٹریف معطل رہا سرکاری دفاتر نہ کھل سکے اور تعلیمی اداروں میں بھی حاضر نہ ہونے کے برابر رہی۔ منڈیاں بند ہونے سے شہر میں پھل اور سبزیاں بھی سپلائی نہ ہو سکیں۔

○ محکمہ ٹیلیفون نے کرایہ داروں کے لئے نئی ٹیلیفون کنکشن فیس مقرر کر دی ہے۔ آئندہ کرایہ داروں کو ڈیمانڈ نوٹس کے ہمراہ پانچ ہزار روپے مزید بطور سیکورٹی فیس جمع کروانا ہوں گے۔ اس طرح کرایہ داروں کو مجموعی طور پر ساڑھے نو ہزار روپے سیکورٹی فیس جمع کرانا ہو گی۔

○ وفاقی حکومت نے لاہور ہائی کورٹ کے فل بنچ کو یقین دلایا کہ انسداد دہشت گردی ایکٹ خلاف آئین نہیں لیکن اگر اس میں کوئی نقائص ہوں تو حکومت ان کو دور کرنے کے لئے تیار ہے۔ وفاقی اٹارنی جنرل نے کہا کہ غیر معمولی حالات میں غیر معمولی قانون بنائے جاتے ہیں۔ امریکہ اور برطانیہ میں بھی ایسے قوانین موجود ہیں۔

○ وفاقی وزیر داخلہ چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ مسلم لیگ اور اے۔ این۔ پی۔ کا اتحاد برقرار رہے گا۔ انہوں نے کہا کہ پختونخواہ کوئی بڑا ایشو نہیں ہے اسے افہام و تفہیم سے حل کر لیا جائے گا۔ انہوں نے بتایا کہ احتساب بیورو سے معاملات طے پا گئے ہیں۔ لیکن اپوزیشن نے بلاوجہ ایشو بنانے کی کوشش کی ہے۔

○ اعلیٰ وفاقی ملازمتوں پر فیڈرل پبلک سروس کمیشن کے ذریعہ بھرتی کی بجائے متعلقہ وزارتوں کے ذریعے بھرتی کے لئے سفارشات مرتب کر کے وزیر اعظم کو بھیج دی گئی ہیں۔ ان سفارشات کے مطابق سی۔ ایس۔ ایس۔ کا امتحان ختم کر دیا جائے گا اور ہر وزارت اپنے اپنے محکمہ کی اعلیٰ پوسٹیں خود پر کرے گی۔ وفاقی پبلک سروس کمیشن رہے گا یا نہیں اس کا ابھی فیصلہ نہیں کیا گیا۔

○ حکومت پنجاب نے ضلع کونسل لاہور کے ایڈمنسٹریٹر کو ہدایت کی ہے کہ اڈا پلاٹ سے موضع مل تک نئی دور یہ سڑک کی تعمیر کے لئے 20 کروڑ روپے کے فنڈز فراہم کئے جائیں۔ یہ سڑک اڈہ پلاٹ سے رائے ونڈ روڈ تک جائے گی۔

○ وائس آف امریکہ نے کہا ہے کہ کراچی میں خون خرابے کے خاتمے کے جلد آثار نظر نہیں آتے۔ سیاسی تشدد کے طویل سلسلے نے حالیہ برسوں کے دوران ہزاروں افراد کی جان لی۔ قتل کی وارداتیں اب بھی روزانہ ہو رہی ہیں۔ نیم فوجی دستے ان نسلی گروپوں سے لڑ رہے ہیں جو ملک کے سب سے بڑے شہر پر کنٹرول حاصل کرنے کی جنگ میں مبتلا ہیں۔

○ وزیر اعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف اور چینی وزیر اعظم لی پنگ کے درمیان اس بات پر اتفاق رائے ہو گیا ہے کہ عراق پر حملہ نہیں ہونا چاہئے بلکہ مذاکرات سے مسائل حل کئے جائیں۔ عراق اقوام متحدہ کا رکن ہے اس کی سلامتی اور قومی دفاع کا احترام کیا جائے اور تمام فریق برداشت اور تدبر کا راستہ اپنائیں وزیر اعظم پاکستان نے صحافیوں سے بات کرتے ہوئے کہا کہ ہم ایسا عالمی نظام چاہتے ہیں جس میں واحد سپر طاقت کی بجائے طاقت تقسیم ہو۔

○ ایل۔ ڈی۔ اے کے سابق سربراہ اے۔ یو۔ سلیم کو ناجائز جائیداد بنانے پر گرفتار کر لیا گیا ہے۔

○ آل انڈیا ریڈیو کے مطابق پاکستان دور مار میزائیل کا تجربہ تین ہفتے کے اندر کرنے والا ہے۔

○ لاہور کے گڑھی شاہو کے علاقہ میں بے بس ماں نے بچوں کے سامنے اپنے آپ کو زندہ جلا دیا۔ غربت کے باعث گھر میں فاقے چل رہے تھے۔ جس پر متوفیہ ریحانہ نے یہ انتہائی قدم اٹھایا۔

○ محکمہ اوقاف نے لاہور کی بادشاہی مسجد کے خطیب مولانا عبد القادر آزاد کو فارغ کر کے ان کی جگہ انٹرنیشنل اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد کے پروفیسر ڈاکٹر خلیل احمد کو بادشاہی مسجد کا نیا خطیب مقرر کر دیا ہے۔ محکمہ نے سمری منظوری کے لئے بھیج دی ہے۔

○ حکومت نے بیرون ملک مقیم پاکستانیوں کو ووٹ کا حق دینے کے لئے سفارت خانوں کو رجسٹریشن کرنے کی ہدایت کر دی ہے۔ وطن سے باہر تمام پاکستانیوں کی رجسٹریشن ان کے پاسپورٹوں پر درج پتوں کے مطابق کی جائے گی۔ سفارت خانوں کو ایک ماہ میں کام مکمل کرنے کے لئے کہا گیا ہے۔

○ سابق چیف جسٹس سجاد علی شاہ کیس میں سپریم کورٹ نے تفصیلی فیصلہ دے دیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ جسٹس سجاد علی شاہ کو چیف جسٹس مقرر کرتے وقت آزاد اور خود مختار عدلیہ کے بنیادی حق کو سلب کیا گیا تھا تقرری میں آئینی تقاضے بھی پورے نہیں کئے گئے۔ جسٹس سجاد نے 26۔ نومبر کے بعد جو فیصلے کئے وہ غیر آئینی ہیں۔

○ چنیوٹ میں ڈاکوؤں نے 30 منٹ میں دو بینک لوٹ لئے ہیں۔ لالیاں جھنگ روڈ پر تھانہ بڈھانہ کے قریب یو بی ایل میں 6 ڈاکو داخل ہوئے اور عملہ کو بند کر کے ڈیڑھ لاکھ لے گئے آدھ گھنٹے بعد یہی ڈاکو جھاتی شیخیاں میں حبیب بینک پہنچے اور 80 لاکھ لوٹ کر فرار ہو گئے۔

○ امریکہ نے کہا ہے کہ ایران روسی مدد سے ایٹمی صلاحیت حاصل کر رہا ہے۔

○ وزیر اعظم ترکی نے کہا ہے کہ عراق پر حملہ کے خلاف ہیں۔ اندھوں کی طرح امریکہ کے پیچھے چلنے کو تیار نہیں۔ اسی طرح اردن کے شاہ حسین نے لندن میں برطانوی وزیر اعظم سے ملاقات کے باوجود اعلان کیا ہے کہ اردن بھی عراق پر حملہ کے خلاف ہے۔

○ امریکہ نے خلیج میں مزید فوج بھیج دی ہے۔ آسٹریلیا، ہنگری، چیک اور پولینڈ نے عراق پر امریکی حملے کی حمایت کر دی ہے۔

○ جارجیا کے صدر پر قاتلانہ حملہ کیا گیا لیکن وہ بال بال بچ گئے۔ حملہ میں صدر کے دو محافظ اور جوابی فائرنگ سے ایک حملہ آور بھی ہلاک ہو گیا۔

○ خفیہ ایجنسیوں کی رپورٹ کے مطابق آئندہ چند روز میں پنجاب میں دہشت گردی کا خطرہ ہے۔ اس اطلاع پر وزارت داخلہ نے حساس شہروں میں رینجرز تعینات کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

○ سابق صدر لغاری نے کہا ہے کہ اپریل میں اپنی سیاسی جماعت بناؤں گا۔
ان کی کوئی حیثیت نہیں۔ اس لئے پہلے کئے جانے والے فیصلوں کو ڈی فیکٹو جسٹس کی حیثیت سے آئینی تحفظ حاصل ہے۔

○ سابق دور حکومت میں پانچ ہیلی کاپٹروں کی خریداری میں گھپلوں کا انکشاف ہوا ہے۔ تحقیقاتی کمیٹی نے سابق وزیر خزانہ مخدوم شہاب الدین اور سابق وزیر اعظم کے پرنسپل سیکرٹری احمد صادق اور سابق کیبنٹ سیکرٹری ہمایوں فیض رسول کو طلب کر لیا ہے۔

بھائی بھائی گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ چیمہ مارکیٹ ربوہ
211158 (گلی کے اندر)

شیئرز و غیر ملکی کرنسی کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
ڈالر ٹچ
آفس A-6 گیری نمبر 4 ریکس سٹی پلازہ ستیانہ روڈ فیصل آباد
فون دفتر 730288 رہائش 726524
پروپرائیٹر ملک عبد الصمد موبائل 0300-661524

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
گول بازار ربوہ
پوسٹ کوڈ 35460 فون: 212399
تشخیص علاج ادویات
خصوصی رعایت کیساتھ

PIM's STUDIO
معیاری فوٹوگرافی جدید آلات سے اپنی زندگی کے یادگار لمحات محفوظ کرنے کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں
B-64 دوکان نمبر 3 لالہ رخ واہ کینٹ